اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

چھتیسواں اجلاس

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 29 اپریل 2021ء بروز جمعرات بمطابق 16 رمضان المبارک 1442 ہجری۔



| نمبر شمار | مندرجات | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| 1 | تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔ | 3 |
| 2 | دُعائے مغفرت۔ | 4 |
| 3 | وقفہ سوالات۔ | 11 |
| 4 | توجہ دلاؤ نوٹسز۔ | 15 |
| 5 | رخصت کی درخواستیں۔ | 28 |
| 6 | قرارداد نمبر 101 منجانب ملک سکندر خان ایڈووکیٹ۔ | 29 |
| 7 | قرارداد نمبر 102 منجانب جناب عبدالواحد صدیقی۔ | 32 |
| 8 | قرارداد نمبر 108 منجانب میر زابد ریکی۔ | 37 |
| 9 | قرارداد نمبر 109 منجانب جناب ثناء اللہ بلوچ۔ | 39 |
| 10 | اسمبلی اجلاس کی برخاستگی کے حوالے سے گورنر کا حکم نامہ۔ | 46 |



جلد 36 ☆☆☆ شمارہ 4

## ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر عبدالقدوس بزنجو

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔سردار بابر خان موسیٰ خیل

## ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔جناب مقبول احمد شاہوانی

☆☆☆

# بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 29 اپریل 2021ء بروز جمعرات بمطابق 16 رمضان المبارک 1442 ہجری، بوقت دوپہر 2 بجکر 35 منٹ پر زیرِ صدارت میر عبدالقدوس بزنجو، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

**جناب اسپیکر:** السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

وَلَا تَدۡعُ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ مَالَا یَنۡفَعُکَ وَلَایَضُرُّکَ ج فَاِنۡ فَعَلۡتَ فَاِنَّکَ اِذًا مِّنَ

الظّٰلِمِیۡنَ ۝۱۰۶ وَاِنۡ یَّمۡسَسۡکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلاَ کَاشِفَ لَہٗۤ اِلَّا ہُوَ ج وَاِنۡ

یُّرِدۡکَ بِخَیۡرٍ فَلاَ رَآدَّ لِفَضۡلِہٖ ط یُصِیۡبُ بِہٖ مَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ

عِبَادِہٖ ط وَہُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ ۝۱۰۷

﴿پارہ نمبر ١١ سُوۡرَۃُ یونس آیات نمبر ١٠٦ . ١٠٧﴾

ترجمہ: اور مت پکار اللہ کے سوا ایسے کو کہ نہ بھلا کرے تیرا اور نہ برا پھر اگر تو ایسا کرے تو تو بھی اس وقت ہو ظالموں میں۔ اور اگر پہنچا دے تجھ کو اللہ کچھ تکلیف تو کوئی نہیں اس کو ہٹانے والا اس کے سوا اور اگر پہنچانا چاہے تجھ کو کچھ بھلائی تو کوئی پھیرنے والا نہیں اس کے فضل کو پہنچائے اپنا فضل جس پر چاہے اپنے بندوں میں اور وہی ہے بخشنے والا مہربان۔ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡم۔

**جناب اسپیکر:** جزاک اللہ۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** جناب اسپیکر!

**جناب اسپیکر:** جی زیرے صاحب۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** جناب اسپیکر! کل قلعہ عبداللہ میں بم بلاسٹ ہوا ہے۔قلعہ عبداللہ کے main بازار میں دہشتگردی کا واقعہ ہوا ہے۔ واقعات بہت ہوتے رہتے ہیں جناب اسپیکر! حکومت بالکل ناکام ہے۔ چمن میں جو صورتحال ہے۔قلعہ عبداللہ میں جو واقعہ ہوا ہے اُس میں پولیس اہلکار شہید ہوئے ہیں اور باقی زخمی ہوئے ہیں اُن کیلئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

**جناب اسپیکر:** جی شکریہ۔ پہلے گورنمنٹ کو ناکام کہتے ہو۔جی دُعا مغفرت۔

(دعائے مغفرت کی گئی)

**وقفہ سوالات۔** جی۔

**میر زابد علی ریکی:** جناب اسپیکر صاحب! آج سوالات سارے میرے ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! اگر آپ اجازت دیدیں پانچ منٹ ۔

**جناب اسپیکر:** کیا کرنا ہے؟

**میر زابد علی ریکی:** جناب اسپیکر صاحب! ایک بہت اہم موضوع پر جو میرے ڈسٹرکٹ میں ہو رہا ہے۔

**جناب اسپیکر:** نہیں آپ کے سوالات ہیں اسی پر بات کریں۔اس کے بعد میں آپ کو ٹائم دیدوں گا ۔

**میر زابد علی ریکی:** میں کہتا ہوں سر! سوال میرے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** واشک تو ویسے بھی تباہ ہے۔کارروائی تو شروع کرنے دیں۔

**میر زابد علی ریکی:** سر! پہلے میری بات سنیں۔

**جناب اسپیکر:** چلیں آپ سنائیں۔

**میر زابد علی ریکی:** شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔ جناب اسپیکر! 2018ء میں جب سے اس سیٹ پر اللہ تعالیٰ نے مجھے لا کے بٹھایا ہے۔آواز دے دے کے جناب اسپیکر صاحب! (مداخلت) کوئی سننے والا نہیں ہے۔جناب اسپیکر صاحب! جب میں بسیمہ گیا، سی پیک روڈ بند کیا۔تو مختلف الزامات لگے کہ زابد انڈیا ''را'' کا ایجنٹ ہے۔ یہ پتہ نہیں کس کے کہنے پر آ کے سی پیک روڈ بند کیا۔میں نے کہا میں کسی ملک کا

ایجنٹ نہیں ہوں۔ میں اپنا حق مانگ رہا ہوں مجھے عوام نے ووٹ دے کے اس اسمبلی میں بھیجا ہے۔ خدارا! آپ کیوں میرے ساتھ میرے عوام کیساتھ ظلم کررہے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** کون کررہے ہیں؟

**میر زابد علی ریکی:** جو بھی کررہے ہیں۔ سر! یہ مختلف میڈ یا سوشل میڈیا میں یہ باتیں چل رہی ہیں۔ جناب اسپیکر! ابھی سات ماہ سے ڈپٹی کمشنر واشک شفقت کو بھیجا ہے، اُس نے، سابقہ نمائندے، سابقہ منسٹر، اس کے والد کیساتھ، چند دن پہلے اس نے لیویز کو آرڈر دیا تھا۔ وہاں موز وشاو گڑی ہے اس کے والد کیساتھ لیویز کو ہمراہ کرکے ایک ہزار دو ہزار ٹیوب ویل وہاں ہیں۔ کم از کم سارے بندوں نے ان ٹیوب ویلوں پر دادا، پردادا تک یہ لوگ قابض ہیں۔ ابھی سابقہ منسٹر نے اس کے والد نے لیویز فورس کو اٹھا کے بہ گفتار ڈپٹی کمشنر یہ ہے سر! میں آپ کو دینا چاہتا ہوں آپ اس کو چیک کرلیں۔ پتہ نہیں یہ ڈپٹی کمشنر پاکستان کا غلام ہے یا پاکستان کا ملازم ہے یا سابقہ نمائندہ شفقت اس کا غلام بنا ہے۔ میرے پاس جناب اسپیکر صاحب! ویڈیو بھی ہے، لیویز کیساتھ انکے ہمراہ وہ جا کے زمینوں پر قبضہ کررہا ہے۔ آرڈر یہ ہے آپ اس کو پڑھیں اس پر رولنگ دیدیں، یہ کہاں کا انصاف ہے ایک بٹہ سات 1/7، لیویز جا کے گندم ہے، پیاز ہے، ایک ہزار دو ہزار ٹیوب ویل ہیں ان پر وہ لوگ قابض ہیں۔ ابھی اس نے آرڈر دیا ہوا ہے کہ آ کے اس کو زبردستی گندم کا ایک بٹہ سات، 1/7 حصہ اس کو دیدیں جناب اسپیکر صاحب! دوسرا ضیاء صاحب بیٹھے ہیں ہمارے ہوم منسٹر، 2013ء میں ماشکیل میں Earthquake ہوا، اُس کے بعد آواران میں اسپیکر صاحب آپ کے ڈسٹرکٹ میں بھی ہوا۔ پہلے ماشکیل میں ہوا، پھر بعد میں آواران میں ہوا۔ اُس وقت نگران وزیراعلیٰ باروزئی صاحب تھا اس نے ماشکیل کا visit کیا وہاں اس نے دس کروڑ کا اعلان کیا۔ میں مشکور ہوں جناب ضیاء صاحب کا اُس نے سریہ پیسے فنانس نے 23 ستمبر کو release کیا۔ اُس کے بعد بورڈ آف ریونیو نے پی ڈی ایم اے کو لکھا 25 ستمبر کو، یہ دس کروڑ ریلیز ہوئے۔

**جناب اسپیکر:** یہ دے دیں سیکرٹری صاحب کو۔

**میر زابد علی ریکی:** یہ بھی سر! آپ کو دے دوں گا۔ یہ 25 ستمبر کو سریہ پیسے ریلیز ہوئے تھے۔ پی ڈی ایم اے نے باقاعدہ ڈپٹی کمشنر کے اکاؤنٹ میں بھیجے تھے۔ اُس کے بعد پھر اُس ڈی سی شفقت شاہوانی نے کہا ''کہ نہیں کوئی اور ٹیم بنائیں گے تحقیقات کریں گے''۔ پھر تقریباً 23 نومبر کو پی ڈی ایم اے نے اپنا ایک بندہ یہاں سے بھیجا، نام ہے سلیمان عزیز، اُسی ٹائم 2013ء میں یہ بھی گیا تھا اُس علاقے میں اُس نے بھی اپنی رپورٹ پیش کی تھی۔

**جناب اسپیکر:** اب مسئلہ کیا ہے؟

**میر زابد علی ریکی:** مسئلہ یہ ہے سر! یہ ڈپٹی کمشنر دس کروڑ روپے یہ پیسے عوام کے ہیں کیوں نہیں دے رہے ہیں؟ کیوں اُس کو لا کے بٹھایا ہوا ہے کہ سابقہ منسٹر جو کہتا ہے وہ وہی کرتا ہے۔

**جناب اسپیکر:** جی شکریہ۔ جی ہو گیا۔

**میر زابد علی ریکی:** جناب اسپیکر صاحب! kindly میری بات سنیں یہ رمضان ہے۔

**جناب اسپیکر:** یہ آپ کا کروا کے دے دیں گے ناں۔

**میر زابد علی ریکی:** جناب اسپیکر صاحب! آپ رولنگ دیدیں، اس کو بلائیں، بدمعاش ڈی سی شفقت کو، یہ کیوں اس طرح کر رہا ہے۔ سر! آپ بتائیں اگر مجھے عوام نے ووٹ دیا ہے میں ٹھپے کے زور پر نہیں آیا ہوں۔ خدارا! اِس ڈی سی سے، یہ بدمعاش ہے وہاں جا کر لوگوں کی زمینوں پر قبضہ کر رہا ہے۔ عوام کا پیسہ نہیں دے رہا ہے۔

**جناب اسپیکر:** زابد ریکی صاحب! اس کو انشاءاللہ ہم take-up کر لیں گے آپ فکر نہیں کریں۔

**میر زابد علی ریکی:** سر! ضیاء صاحب کے آفس میں گیا ہوں ضیاء صاحب نے اپنا۔۔۔

**جناب اسپیکر:** بس ٹھیک ہو گیا ہے ضیاء صاحب نے کیا اُنکی مہربانی۔

**میر زابد علی ریکی:** اس کو فون کیا، اس نے کہا کہ بس یہ سیاسی گیم ہے۔ بھائی یہ پیسے زابد تو نہیں کھا رہے ہیں یہ عوام کے پیسے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** زابد بھائی! ہو گیا ناں مَیں نے رولنگ دے دی۔

**میر زابد علی ریکی:** بھائی یہ پیسے زابد کے تو نہیں ہیں یہ عوام کے پیسے ہیں سر! آخر وجہ کیا ہے؟ کیوں اس طرح ہو رہا ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! اس پر رولنگ دیدیں اس کو بلالیں۔

**جناب اسپیکر:** ہو گیا ہے ناں میں نے رولنگ دیدی ہے زابد بھائی زابد جان۔

**میر زابد علی ریکی:** اگر یہ سابقہ منسٹر کا غلام بنا ہوا ہے سر! مجھے پھر بتا دیں بس ٹھیک ہے پھر آئندہ کوئی توقعات اس نہیں کرینگے میں سر! ابھی واک آؤٹ کرنا چاہتا ہوں میں اپنا سوال بھی نہیں کرونگا جب تک کہ یہ میرا مسئلہ حل نہیں ہوتا میں نہیں آؤنگا اسمبلی سیشن میں۔ کیوں میرے ساتھ ظلم ہو رہا ہے۔

**جناب اسپیکر:** آپ بیٹھیں میں نے رولنگ دیدی ہے سارا کام کر لیا آپ اپنی بات ضرور کر لیں اور بات کو بھی اس جگہ conclude کریں میں نے رولنگ بھی دی۔ ساری چیزیں کیا آپ کسی کی سنتے نہیں ہیں۔ چلو

گورنمنٹ کی طرف سے تو کام ہوا ہے ہوم منسٹر صاحب نے پی ڈی ایم اے کے انہوں نے پیسے دیدیئے ان کی مہربانی ہے تو وہ شکایت تو نہیں ہے ناں۔ اب implement ہے وہ انشاء اللہ کروا دینگے

**جناب اسپیکر:** ایک اہم issue ہے میں ہاؤس کی توجہ چاہتا ہوں ملک صاحب ایک منٹ مجھے دیدیں یہاں مجھے سمجھ نہیں آتا کہ ہمارے جو بلوچستان کے عوام ہیں بلوچستان کے لوگ ہیں ان کو پتہ نہیں وہ بے یارومدد گار یہ جو پی آئی اے ہے سیرین ہے دو دو گھنٹے کی فلائٹ میں چھ، سات ہزار لیتے ہیں، ہم سے اکیس، بائیس ہزار لیتے ہیں یہاں یا ہمارے نمائندے بہت کمزور ہیں یا ہمارے عوام کو بے یارومددگار سمجھتے ہیں۔ سیکرٹری صاحب! اِن کو لیٹر لکھیں اور ان کو بلائیں کہ کس capacity میں اور ہمیں کیوں فلائٹس نہیں دیتے ہیں، ہر وقت ہماری فلائٹس بھی کینسل ہوتی ہیں۔ دونوں سے کہیں کہ یا ہمیں proper flight دیں یا بند کر دیں۔ ہماری ایک گھنٹے کی فلائٹ ہے ہم سے بائیس ہزار لیتے ہیں اور دوسروں سے۔۔۔

**محترمہ بشریٰ رند (پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اطلاعات):** جناب اسپیکر! میں دو دفعہ اس پر قرارداد لائی تھی کہ یہ rate fix نہیں کرتے باقی تمام صوبوں میں انہوں نے rate fix کیا ہوا ہے بلوچستان والوں کے لئے یہ زیادتی ہے۔

**جناب اسپیکر:** جی اس کو فوری طور پر ایک لیٹر لکھیں اور ان کے اتھارٹی سے کہیں کہ Monday کو ہمیں بریفنگ دیں اور proper اس کا ہمیں بتا دیں کہ کیا وجہ ہے اور کیوں اس طرح کر رہے ہیں حالانکہ یہ صوبہ، خود کہتے ہیں کہ یہ لوگ اتنے afford نہیں کر سکتے غریب صوبہ ہے یہاں پی آئی اے ڈبل پیسے لیتی ہے ڈبل کیا tripple لیتی ہے۔ پی آئی اے نے علیحدہ اپنی اجارہ داری بنائی ہے ایک دن سرین ایک دن پی آئی اے تو proper ہمیں فلائٹ دیدیں اگر نہیں دیتے ہیں تو پھر ہم اس پر کارروائی کا حق رکھتے ہیں، یہ کرنا پڑیگا اس طرح تو نہیں چلے گا انہوں نے مذاق بنایا ہے عوام کو لوٹ رہے ہیں غریب صوبہ ہے پہلے سے کسی کے پاس کچھ بھی نہیں ہے جبکہ ان کے فلائٹ فل جاتے ہیں اس میں آپ بائیس بائیس ہزار چوبیس، چوبیس ہزار روپے لے رہے ہیں اور ایک گھنٹے کی فلائٹ پر۔ اور کراچی اسلام آباد دو گھنٹے ہیں وہاں سات ہزار لیتے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** جی ملک نصیر صاحب۔

**ملک نصیر احمد شاہوانی:** شکریہ جناب اسپیکر! آپ نے مجھے فلور دیا۔ جناب اسپیکر صاحب! 2021ء اور 2022ء کی پی ایس ڈی پی بننے جارہی ہے۔ تو میرے خیال میں اپریل کا مہینہ اب ختم ہو گیا مئی شروع ہونے والا ہے۔ بلوچستان اسمبلی میں بیٹھے ہوئے جو ہمارے اپوزیشن ممبران ہیں میرے خیال میں بائیس کے بائیس

ممبران ہم لوگوں سے کسی نے یہاں آج تک نہ تو کسی سیکرٹری اور نہ کسی ڈیپارٹمنٹ نے ہم سے کوئی رابطہ کیا ہے کہ آپ کے علاقے میں کوئی ایسی تجویز ہے،، کوئی ایسی عوامی مفاد کی کوئی چیز ہو، کوئی ہسپتال ہو، گیس کا مسئلہ ہو، کہیں پر روڈ ہو نالی ہو، اسکول ہو۔ یہ تمام چیزیں یعنی اب بجٹ بننے جا رہا ہے بحیثیت نمائندہ۔

**جناب اسپیکر:** ویسے بجٹ تو گورنمنٹ بناتی ہے میرے خیال میں فورم پر یہ discuss تو نہیں ہوگا میں پھر بھی اس کو چیک کر کے آپ مجھے سنیں تو صحیح ۔

**ملک نصیر احمد شاہوانی:** جناب اسپیکر! میں اپنی بات مکمل کروں آپ کی بات میں سنونگا صرف میں یہ کہتا ہوں کہ اس سے پہلے اکثر یہی ہوا کرتا تھا کہ جب بجٹ بننے جا رہا ہوتا تو حکومت کی طرف سے تمام عوامی نمائندوں کی تجاویز کو بھی سنا جاتا تھا۔

**ملک نصیر احمد شاہوانی:** نہیں میں یہ نہیں کہتا میں تجاویز۔۔۔

**جناب اسپیکر:** کورٹ نے پابندی لگائی ہے ایک منٹ مجھے سنیں تو صحیح ملک صاحب آپ کی بات آگئی بالکل آپ صحیح کہہ رہے ہیں آپ علاقے کے نمائندے ہیں آپ کو حق ملنا چاہیے آپ اسکیمیں ڈیپارٹمنٹل دیدیں انشاءاللہ کوشش کرینگے کہ اس دفعہ جو اپوزیشن کے علاقے ہیں ان کو زیادہ سے زیادہ گورنمنٹ سے کہیں گے کہ وہ accommodate کرے۔

**ملک نصیر احمد شاہوانی:** جناب اسپیکر! یہ بات تو میں کہہ رہا ہوں کہ کس کو دیدیں یہی بات تو میں کہنے جا رہا تھا کوئی لینے والا نہیں ہے۔

**جناب اسپیکر:** آپ ڈیپارٹمنٹل اسکیمیں بنائیں رولنگ میں تو یہی آتا ہے باقی چیزیں آپ اُن کے ساتھ بیٹھ کر طے کرینگے۔

**ملک نصیر احمد شاہوانی:** بس ٹھیک ہے جناب اسپیکر! صرف میں یہی کہہ رہا تھا کہ ہماری تجاویز ہیں میں اپنے لئے فنڈ نہیں مانگ رہا۔

**جناب اسپیکر:** میں یہی کہہ رہا ہوں ناں لیٹر نہیں ہوتا ۔

**ملک نصیر احمد شاہوانی:** ٹھیک ہے جناب اسپیکر! ہم اپنی تجاویز اس کو آپ کی رولنگ کی روشنی میں ہم جائینگے اُن کو دیدینگے اگر کسی نے نہیں لیا۔

**جناب اسپیکر:** وہ ہم جانیں ہمارا کام جانے۔

**جناب عبدالواحد صدیقی:** ہمارے ملک صاحب جو 22-2021ء کی بات کر رہے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** آپ کو اب تک پرانے نہیں ملے۔

**جناب عبدالواحد صدیقی:** ہمیں 2020ء اور 2021ء کا ہمارے حلقہ انتخاب میں ان لوگوں نے through proper channel اسکیمات رکھی تھیں ان میں سے ایک کا بھی ابھی تک ریلیز نہیں ہوا ہے۔ تیرہ کروڑ روپے کا ہمیں کہا گیا تھا ان میں صرف اور صرف آٹھ کروڑ روپے دیئے گئے اس میں سے ایک کروڑ روپے کے ماسوا باقی سات کروڑ روپے کی ریلیز بھی ابھی تک نہیں ہوئی ہے۔ تو ہم تو 2020 اور 21ء کی بات کر رہے ہیں کم از کم وہ پیسے جو ہمیں انہوں نے دیئے ہیں سب کچھ مکمل ہو چکا ہے وہ ابھی تک نہیں ملے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** وہ تو چلا گیا ہے ابھی اس کا تو کچھ نہیں کہہ سکتا ہوں اگلے کا انشاءاللہ میں آپ کے ساتھ ہوں۔

**جناب عبدالواحد صدیقی:** 20ء21ء کا تو دور کی بات ہے۔

**جناب اسپیکر:** جی ایک چیز آپ لوگ اپنے یہاں ہاؤس میں کیونکہ contempt of Court بھی ہے کہ کسی ایم پی اے کی direct recommendation اوران کو ڈیپارٹمنٹل اسکیمیں نہیں ملتی ہیں، تو انشاءاللہ ہم دیکھ لیں گے اب تو میرے خیال میں ٹائم نہیں ہے گورنمنٹ تو کام کر رہی ہے لیکن پتہ نہیں نظر نہیں آتا ہے یہ کام۔

**ملک نصیر احمد شاہوانی:** جناب اسپیکر صاحب! دراصل ہم بھی وہ تجاویز کی بات کر رہے ہیں ہم اپنے فنڈ نہیں مانگ رہے ہیں اپنے علاقے میں جو لوگوں کے مسائل ہیں۔

**جناب اسپیکر:** وہ ڈیپارٹمنٹل بالکل آپ کا حق بنتا ہے۔

**ملک نصیر احمد شاہوانی:** بس ہم ان کی نشاندہی کر کے کہ یہاں اس چیز کی ضرورت ہے یہ بننا چاہیئے۔

**جناب اسپیکر:** ٹھیک ہے ہو گیا۔ انشاءاللہ قائد ایوان سے مل کر آپ لوگوں کا مسئلہ ضرور حل کرینگے۔ جی۔

**جناب نصر اللہ خان زیرے:** جناب اسپیکر! وزیر داخلہ صاحب بیٹھے ہیں عموماً یہ ہوتا رہا ہے کہ گیلری میں مختلف ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری صاحبان آیا کرتے تھے آج کل وہ نہیں آرہے۔

**جناب اسپیکر:** جی چیف سیکرٹری سے کہہ دیں گے۔

**جناب نصر اللہ خان زیرے:** پولیس کے کم از کم آئی جی صاحب اور سی سی پی او کو آنا چاہیے وہ نہیں آرہے ہیں اور جو نئے چیف سیکرٹری آئے ہیں کئی مہینے گزر گئے آج تک وہ اسمبلی میں نہیں آئے۔

**جناب اسپیکر:** نہیں میرے خیال میں ایک دو دفعہ آئے تھے۔

**جناب نصر اللہ خان زیرے:** جناب اسپیکر! میں اس ہاؤس کے تقدس کی بات کر رہا ہوں میں آپ کی حیثیت کی

بات کرر ہا ہوں میں ان ممبران کی کہ اس ایوان کو اس کی تقدس۔

**جناب اسپیکر:** آپ ایک منٹ بالکل آپکا point آ گیا میں ابھی اس پر رولنگ دونگا۔

**جناب نصر اللہ خان زیرے:** کوئی توجہ نہیں دی جا رہی ہے نہ چیف سیکرٹری آ رہا ہے۔ جناب اسپیکر! میری بات پولیس سے متعلق ہے میں جس علاقے کا ایم پی اے ہوں وہاں کم وبیش چھ سات تھانے آتے ہیں سریاب سرکل میری request آپ سن لیں جناب اسپیکر! وہاں خالق شہید پولیس اسٹیشن، منظور شہید پولیس اسٹیشن نیو سریاب ہے اِس علاقے میں پولیس کا کام جناب اسپیکر! وزیر داخلہ صاحب! اگر آپ میری بات سن لیں ان تھانوں میں جو بھوسہ منڈی کا تھانہ ہے جو منظور شہید ہے جو خالق شہید ہے وہاں کی پولیس کیا کرتی ہے۔ بجائے اس کے کہ وہ منشیات فروشوں کے خلاف کارروائی کریں۔ کوئی کارروائی نہیں ہو رہی ڈکیتی کے واقعات اتنے زیادہ ہو رہے ہیں اِس علاقے میں کہ وہاں کوئی کارروائی نہیں ہو رہی ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ وہاں شریف شہریوں کو تنگ کیا جاتا ہے۔ جناب اسپیکر! ابھی پانچ دن پہلے ہماری پارٹی کے ایک بزرگ حاجی ارسلا خان تھانے کسی شکایت کے لئے، اُن کو وہاں زدوکوب کیا ان کے ساتھ عبدالکریم تھا پھر میں ایس پی کے پاس گیا لیکن کوئی کارروائی نہیں ہوئی کل رات کو ہمارا ایک اسٹوڈنٹ تھا احسان اللہ وہ شکایت کرنے گیا وہاں ان کو خالق شہید پولیس اسٹیشن میں زدوکوب کیا، مارا پیٹا۔ میں پوچھ رہا ہوں وزیر داخلہ صاحب سے کہ کیا یہ تھانے شکایت کے لیے ہیں یا جو شکایت کنندہ ہیں ان کو مارا پیٹا جائے؟ ڈاکو گرفتار نہیں ہو رہے ہیں منشیات کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہے۔ میں آپ سے request کرتا ہوں کہ اس کی آپ انکوائری کریں میں نے ڈی آئی جی سے بات کی کوئی کارروائی نہیں ایس پی سے بات کی کوئی کارروائی نہیں۔ جناب اسپیکر! آخر ہم کہاں جائیں please آپ اسکو رولنگ دیدیں وزیر داخلہ صاحب سے میری request ہے۔

**جناب اسپیکر:** ٹھیک ہے شکریہ۔ ایک تو یہ ہے کہ منسٹر صاحب! آپ اس کو دیکھیں اور بتا دیں concerned منسٹر صاحب کو، ایم پی اے کو اور اسمبلی کو۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ سیکرٹری صاحب آپ چیف سیکرٹری اور آئی جی سے کہیں کہ وہ ہر اجلاس کے پہلے اور آخری دن آپ لوگ ضرور حاضر ہوں اور درمیان میں آپ کے آفیسرز ضرور اس میں آ جائیں اسمبلی کا سیشن جب چل رہا ہو تو اس میں سارے سیکرٹریز اور اور آئی جی پولیس اور چیف سیکرٹری پہلے اور آخری دن لازمی آئیں۔

**جناب اسپیکر:** جی زابد علی ریکی صاحب آپ اپنا سوال نمبر 255 دریافت فرمائیں۔

**میر زابد علی ریکی:** Question No 255

جناب اسپیکر: منسٹر کون ہے مری صاحب! آپ ہیں پی اینڈ ڈی کا۔ جی محترمہ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

☆255 میر زابد علی ریکی: نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 24 دسمبر 2019

کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

حکومت بلوچستان اور بی آر ایس پی کے باہمی اشتراک سے ضلع واشک میں کل کتنے منصوبے مکمل کیے گئے اور اگست 2018 تا دسمبر 2019 کے دوران مذکورہ ضلع میں کن کن ترقیاتی منصوبوں کی نشاندہی کی گئی ان کے نام، تخمینہ لاگت اور علاقہ کی تفصیل دی جائے نیز 2018 تا 2019 کے دوران حکومت کی جانب سے ان منصوبوں کیلئے جاری کردہ فنڈز کی تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر منصوبہ بندی وترقیات: حکومت بلوچستان اور بی ار ایس پی کے باہمی اشتراک سے اگست 2018 تا 2019 کے دوران ضلع واشک میں پایہ تکمیل کو پہنچائے جانیوالے منصوبوں کی تفصیل آخر پر منسلک ہے۔

جناب اسپیکر: کوئی سپلیمنٹری ہے۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! یہ بی آر ایس پی کے حوالے سے اس نے دیا ہے کہ میں نے واشک میں۔ اس کی تو مجھے لسٹ دی ہوئی ہے میں چیک کر کے انشاءاللہ۔ ابھی تو اس نے دی ہوئی ہے سر! اس میں بیسمہ ہے ماشکیل ہے میں اس کو چیک کر کے۔

جناب اسپیکر: آپ مطمئن ہیں اگر مطمئن نہیں ہوئے تو پھر بتا دینا۔

میر زابد علی ریکی: ٹھیک ہے سر۔

جناب اسپیکر: جی شکریہ۔ سوال نمبر 370 دریافت فرمائیں۔

میر زابد علی ریکی: Question No. 370

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ جی سپلیمنٹری۔

میر زابد علی ریکی: یہ تو سی ایم صاحب کا ہے وہ خود آ جاتے۔

جناب اسپیکر: سی ایم صاحب کے behalf میں ہمارے میڈم! آپ جو بھی جواب دیں گے اس کو عمل کرنا بھی پڑیگا ایسا نہیں ہے پہلے بھی ہمارے لوگ behalf میں بات کرتے ہیں پھر وہ عمل نہیں کرتے ہیں۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! اس میں عمل نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: حمل کلمتی ادھر نہیں ہے ناں۔

میر زابد علی ریکی: حمل گوادر میں ہے یہ گورنمنٹ ہماری بیٹھی ہے عمل نہیں کرتی ہے۔

**جناب اسپیکر:** نہیں نہیں کریں گے میڈم! آپ اگر آپ behalf میں بات کر رہے ہیں تو اس میں۔

**میر زابد علی ریکی:** نہیں میڈم! آپ نے واشک کو کیا دیا ہے۔

**محترمہ بشریٰ بی بی رند (پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ کوئٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی و اطلاعات):** سر! میں آپ کو سرسری اس کا جواب بتا دیتی ہوں۔ یہ جو پہلا question ہے اس نے skip کر دیا اسکا بھی میں بتا دیتی ہوں۔ یہ بی آر ایس پی ایک autonomous body ہے جس کے ساتھ مل کر دو کام اس وقت واشک میں ہو رہے ہیں income generating grant میں۔

**جناب اسپیکر:** وہ پہلے کا ہو گیا ہے وہ جو پڑھا ہوا ہے۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ کوئٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی و اطلاعات:** نہیں میں نے کہا دونوں کا بتا دوں ان کو۔

**جناب اسپیکر:** سیکنڈ میں سپلیمنٹری کیا ہے اس کا؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ کوئٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی و اطلاعات:** سیکنڈ جو question انہوں نے کیا ہے۔

☆**370 میر زابد علی ریکی:** <u>نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 23 ستمبر 2020</u>

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

سال 2017 تا 2019 کے دوران حکومت بلوچستان کو بیرونی ممالک سے ترقیاتی اسکیموں کیلئے کل کسقدر رقم موصول ہوئی نیز وصول کردہ رقم میں سے جن جن اسکیموں کو مکمل کیا گیا کی ضلع وار تفصیل بھی دی جائے؟

**وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:**

ہاں یہ درست ہے کہ وفاقی حکومت کی جانب سے مالی سال 2017 تا 2019 کے دوران بلوچستان حکومت کو مختلف اسکیموں کیلئے گرانٹس دیئے گئے تفصیل آخر پر منسلک ہے۔

**جناب اسپیکر:** سپلیمنٹری ہے؟

**میر زابد علی ریکی:** جناب اسپیکر صاحب! یہ 2017 سے لے کر 2019 تک یہ دیا ہوا ہے کہ بلوچستان کو بیرونی مقصد ترقیاتی اسکیمیں کس قدر موصول ہوئی ہیں نیز وصول کردہ۔

**جناب اسپیکر:** وہ تو جواب دیا ہے۔

**میر زابد علی ریکی:** اس میں کیا ہے اس میں یہ اس نے دیا ہوا ہے جواب میں سر! یہ دیکھیں اس نے دیا ہوا ہے اس نے دیا ہوا ہے community empowerment project اس میں واشک کا نام دیا ہوا ہے خالی واشک لکھا ہوا ہے کیا دیا ہے سر آپ مجھے یہ بتا دیں ناں۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ کوئٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی واطلاعات:** نہیں میں آپ کو بتاتی ہوں کہ اس وقت۔

**جناب اسپیکر:** واشک میں کیا دیا ہے detail۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ کوئٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی واطلاعات:** پی ایس ڈی پی اس وقت چار کام ہیں جو ہورہے ہیں جس میں واشک میں جو کام ہورہا ہے اس میں BRSP 80% کے ساتھ مل کر واشک کا کام ہو چکا ہے جس میں 20% کام رہ گیا ہے اور باقی یہ جو پہلا والا ہے پی ایس ڈی پی نمبر 1013 یہ ایک سال ہو گیا ہے اس کا منصوبہ شروع ہو گیا ہے 20% کام ہو گیا ہے نمبر 2 جو ہیں 2556 اس پر 50% کام ہو چکا ہے اور نمبر 3 جو ہیں وہ 80% جو واشک سے related ہے اس میں 80% کام ہو چکا ہے۔

**میرزابدعلی ریکی:** کیا کام ہوا ہے میڈم۔کیا کام ہوا ہے روڈ کا ہوا ہے کوئی دیوار بنائی ہے کوئی نالی بنائی ہوئی ہے کیا ہوا ہے۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ کوئٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی و اطلاعات:** community empowerment پروجیکٹ ہے جس میں جیسے آپ کے پانی کا زیادہ مسئلہ ہے وہاں زیادہ تر ٹیوب ویلز ہیں آپ کے سولر کے پراجیکٹس ہیں آپ کے ponds ہیں ان سے related یہ ساری اسکیمات ہیں۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** جناب اسپیکر! میں محترمہ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ سیریل نمبر سیکنڈ پر ہیں پی ایس ڈی پی نمبر 2556۔اس میں آپ نے لکھا ہے reconstruction of permanent houses in Awaran Balochistan یہ کیا ہے وہاں۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ کوئٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی واطلاعات:** یہ insurgency کے بعد جو حالات وہاں خراب ہوئے تو سعودی گرانٹ سے وہاں گھر بنائے جارہے ہیں اور لوگوں کیلئے یہ وہ ہاؤسنگ اسکیم ہے۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** تو ابھی کتنا فیصد اس پر کام ہوا ہے؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ کوئٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی واطلاعات:** اس میں 50% کام ہو چکا ہے۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** یہ کہاں لکھا ہوا ہے اس میں تو نہیں ہے۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ کوئٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی واطلاعات:** گورنمنٹ کی اس میں جو معلومات کر کے میں آپ کو بتارہی ہوں کہ 50% اب تک کام ہو چکا ہے۔

**جناب اسپیکر:** میڈم! اس کی detail کہیں پر نہیں ہے۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ کوئٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی واطلاعات:** ڈیپارٹمنٹ نے اس پر written نہیں دیا

ہے لیکن میں نے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے بریفنگ دی ہے۔

**جناب اسپیکر:** نہیں ڈیپارٹمنٹ مکمل تفصیل کیوں نہیں دے رہا ہے۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ کوئٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی واطلاعات:** نہیں دیئے ہیں انہوں نے بریفنگ دی ہے تب ہی تو میں بتا رہی ہوں کہ اتنا فیصد کام ہو چکا ہے۔

**جناب اسپیکر:** نہیں یہ تو پراپرٹی آف دی ہاوس تو نہیں ہے

**پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ کوئٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی واطلاعات:** ٹھیک ہے میں ایسا کروں گی کہ ڈیپارٹمنٹ سے اس کی بالکل کہ کتنا فیصد کام ہوا ہے اس پر مکمل تفصیل فراہم کرونگی۔

**میر زابد علی ریکی:** کس مد میں ہوا ہے سر! مجھے کم از کم بتا دیں۔ کہ ڈسٹرکٹ واشک میں کس مد میں کتنے پیسے release ہوئے ہیں کتنے رہتے ہیں تا کہ میں جواب سے مطمئن ہو جاؤں۔

**جناب نصر اللہ خان زیرے:** اور دوسرا جو سیریل نمبر 4 پر پی ایس ڈی پی نمبر 2561 اس میں آپ نے ژوب اور نصیر آباد میں کام کیا ہے یہ کس قسم کا کام تھا کیا ہوا اس میں؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ کوئٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی واطلاعات:** یہ لکھا ہوا ہے کہ Enhancing Agricultural production using efficient irrigation system.

**جناب نصر اللہ خان زیرے:** اس میں کیا ہے مطلب آپ نے protection-wall وہاں لگایا ہے یا کوئی ڈیم بنایا ہے کیا کیا ہے؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ کوئٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی واطلاعات:** اس کی detail میں آپ کو ڈیپارٹمنٹ میں اگر آپ ایک اور سوال لے آئیں۔

**جناب اسپیکر:** نہیں یہ 2017-2019 کے ہیں۔ یہ ابھی تک 80% ہیں۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ کوئٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی واطلاعات:** اگر ان کو det ail چاہیے تو اگلے اجلاس میں ایک سوال لے آئیں تو ہم لوگ ڈیپارٹمنٹ سے اس کو detail فراہم کر دیں گے۔

**جناب اسپیکر:** میڈم! اس میں لکھا ہے کہ تفصیل ہاؤس کی پراپرٹی بنائیں لیکن کوئی تفصیل آپ کے ڈیپارٹمنٹ نے نہیں دی ہے۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ کوئٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی واطلاعات:** ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے یہی تفصیل آئی ہے اگر مزید تفصیل چاہیئے تو میں ان سے کہہ دیتی ہوں۔

جناب اسپیکر: لیکن ادھر نہیں آیا ہے۔ ہاؤس میں نہیں آیا ہے اس سے کہیں کہ اگلے اجلاس میں۔ آج آخری دن ہے۔ اگلے اجلاس میں تفصیل کے ساتھ اور یہ پرانی اسکیمیں ابھی تک complete کیوں نہیں ہوئی ہیں۔ جی اگلا۔ یہ باقی وہ کردیں۔

جناب اسپیکر: جی میر زابد علی ریکی صاحب آپ اپنا سوال نمبر 371۔

☆میر زابد علی ریکی: 371 <u>نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 23 ستمبر 2020</u>

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

حکومت بلوچستان کی جانب سے سال 2017 تا 2019 کے دوران کن کن بیرونی ممالک سے کن کن پراجیکٹس اور مدات میں معاہدات طے پائے گئے نیز ہر طے پانے والے معاہدہ کا مقصد اور پراجیکٹس کیلئے فراہم کردہ رقم کی پراجیکٹ وار تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات: ہاں یہ درست ہے کہ وفاقی حکومت کی جانب سے مالی سال 2017 تا 2019 کے دوران بلوچستان حکومت کو مختلف اسکیموں کیلئے گرانٹس دیئے گئے تفصیل آخر پر منسلک ہے۔

جناب اسپیکر: اس کی بھی detail نہیں آئی ہے یہ بھی منگوائیں thank you میڈم۔

جناب اسپیکر: توجہ دلاؤ نوٹسز۔

جناب اسپیکر: جناب ثناء اللہ بلوچ صاحب اپنی توجہ دلاؤ نوٹسز سے متعلق سوال دریافت فرمائیں۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب! میرے خیال میں میں پہلے توجہ دلاؤ نوٹس پیش کروں اگر کوئی جواب آئیگا تو پھر میں اس کے بارے میں کوئی تفصیل بتاؤں۔ میرا توجہ دلاؤ نوٹس وزیر برائے محکمہ مائنز اور منرلز کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ حال ہی میں وفاقی حکومت نے معدنی ذخائر کی تلاش کے سلسلے میں ملک بھر کے چھ blocks صوبوں کو اعتماد میں لیے بغیر 3 کمپنیوں کو دیئے ہیں۔ جو آئین کی سراسر خلاف ورزی کے مترادف ہے۔ لہٰذا اس بارے میں مکمل تفصیل ایوان کو فراہم کی جائے۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر: جی منسٹر مائنز! آپ کے علاقہ کا ہے، نصیر آباد ڈویژن کا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری بھی نہیں ہیں۔

حاجی محمد خان لہڑی: اچھا! پارلیمانی سیکرٹری مائنز بھی آج نہیں آیا ہے۔

جناب اسپیکر: جی ثناء بلوچ صاحب! وہ تو ہے نہیں۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: شکریہ جناب اسپیکر! کوئی فرق نہیں پڑتا اگر وہ غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کر رہے

ہیں لیکن یہ کیونکہ صوبے کے اجتماعی مسائل سے متعلق ہیں بالخصوص اس کا تعلق آئین سے ہے اور جو اٹھارہویں ترمیم کا ہم بار بار ذکر کررہے ہیں اس کو ڈی ریل کرنے کی بات ہوتی ہے یا اس کو پیچھے لے جانے کی یا کمزور کرنے کی بات ہوتی ہے اس میں ایک اہم نقطہ جناب والا! یہی ہے۔ میں صرف آپ کی توجہ اس لیے دلانا چاہ رہا ہوں۔ کہ یہ تقریباً چھ petroleum exploration blocks پاکستان کی تین بڑی کمپنیوں کو دی گئی (Oil and Gas, (OGDCL کو MPCL جو ماری پیٹرولیم کمپنی ہے اور Pakistan Petroleum Limited ہے۔ ان کو exploration license اور petroleum concession agreements کے تحت دیئے گئے۔ یہ جناب والا! پورے بلوچستان میں تقریباً ایک لاکھ، بلوچستان میں تین اور اس کے علاوہ دو کا تعلق سندھ اور KP سے ہے۔ جن تین بڑی کمپنیوں کو جو لائسنس دیا گیا ہے۔۔۔(مداخلت) جناب اسپیکر! میں اس ہاؤس کی پوری توجہ چاہتا ہوں۔ بلوچستان تین لاکھ 47 ہزار square کلومیٹر رقبہ پر مشتمل ہے۔ 23 تاریخ کو جو فیصلہ ہوا ہے اس میں ایک لاکھ square کلومیٹر کا علاقہ تین بڑی کمپنیوں کو بلوچستان میں تیل اور گیس کی تلاش کے لئے دیا گیا ہے۔ جبکہ یہ بلوچستان میں گزشتہ 70 سالوں سے اسلام آباد کے ساتھ جو ہمارا تنازع چلا آرہا تھا کہ صوبوں اور وفاق وہ ان کا مشترکہ اختیار ہو۔ یعنی ہمارا حق حاکمیت تیل اور گیس کے معاملات پر تسلیم کیا جائے۔ تو جناب والا! میں اس کا ذکر کروں کہ بلاکس کا تاکہ ان کو پتہ چلے کہ یہ میرے خاران کے بھی نہیں ہیں۔ .Let me very clear۔ جناب والا! بلاک نمبر 30686 قلعہ سیف اللہ، square 2421 covering area کلومیٹر area، یہ قلعہ سیف اللہ جناب والا! آپ کے، دوسرا بلاک جو ہے وہ شاران OGDCL کو دیا گیا ہے جو قلعہ سیف اللہ اور ژوب میں ہے۔ تیسرا جو بلاک ہے وہ کوہ سلیمان کا علاقہ ہے OGDCL اور PPL کو دیا گیا ہے جو موسیٰ خیل، ژوب، قلعہ سیف اللہ اور لورالائی ڈسٹرکٹ میں پڑتا ہے۔ اِس سے پہلے جو بلاکس دیئے گئے تھے واشک میں دیئے خاران میں دیئے گئے ڈیرہ بگٹی میں دیئے گئے کوہلو میں دیئے پورے بلوچستان میں۔ تو جناب والا! ان سے کہا یہ گیا ہے کہ آپ 24 ملین ڈالر آپ نے investment کرنی ہے۔ اب دوسری بات دیکھیں کہ جب آپ نے علاقے کے لوگوں کے لئے خرچ کتنا کرنا ہے۔ ایک کمپنی کو کہتے ہیں کہ 24 ملین ڈالرز اور پھر جب علاقے کے لئے خرچ کرنا ہے جناب والا! 30 ہزار ڈالرز۔ یعنی 30 ہزار ڈالرز تقریباً بنتے ہیں میرے خیال میں جناب والا! 45 لاکھ روپے بھی نہیں بنتے ہیں۔ مشکل سے 45 لاکھ روپے سال کے بنتے ہیں۔ یعنی اس کے بدلے میں، کیوں اس کی بنیادی وجہ یہ ہے جناب والا! میں آپ کی طرف آتا ہوں۔ یہ

ہوئی آئین کا آرٹیکل 72 کا کلاز amendment ہے 18 ویں ترمیم کے بعد اس میں Constitution 3۔ میں اُردو میں پڑھتا ہوں۔ موجودہ پابندیوں اور وجود کے مطابق صوبہ کے اندر معدنی تیل وقدرتی گیس یا علاقائی سمندر سے ملحق ہوں۔ اس صوبے اور وفاق حکومت کی مشترکہ اور مساوی طور پر کردیئے جائیں گے۔ یعنی Constitution، کا Article 172 کلاز 3 جو clearly ہمیں بتا تا ہے کہ صوبے میں جو ذخائر ہیں۔ وہ صوبے اور وفاق کی مشترکہ ملکیت ہے جب کوئی چیز ہماری مشترکہ ملکیت ہے ایک لاکھ square کلومیٹر کا علاقہ آپ تین بڑی کمپنیوں کو دیتے ہیں آپ ہمارے مشورہ کے بغیر کیسے دیتے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** اس میں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

**جناب ثناء اللہ بلوچ:** میں اس پر آرہا ہوں سر! اسی طرح کیوں کہ ہاؤس میں debate نہیں ہوتی اس سے بلوچستان کو تقریباً دوسو سے چارسو ارب روپے کا نقصان ہے جو ہم نالیوں کے لئے ٹف ٹائل کے لئے سڑکوں کے لئے ٹرانسفارمرز کے لئے لڑتے ہیں اس صوبے میں بدبختی یہ ہے کہ جب آپ اپنے حق حاکمیت کو سمجھیں گے جب ہم اپنے حق کو اور حق حاکمیت کو تو شاید اس صوبے میں چارسو سے چھ سو ارب روپے کا فائدہ ہوگا۔ اسی طرح جناب والا! سینٹ میں ایک debate ہوئی تھی فروری میں تقریباً اکتوبر 2017 میں ایک فنکشنل کمیٹی بنی تھی۔ اس پر چیئرمین سینٹ کی ruling آئی تھی۔ سردار بابر صاحب! آپ کی توجہ چاہئے۔ جناب والا! اُس میں چیئرمین سینٹ نے اُس وقت جو رضا ربانی صاحب تھے بڑی تفصیل کے ساتھ اُنہوں نے جو یہ فنکشنل کمیٹی on devolution بنائی۔ پھر اُس میں اُنہوں نے کہا کہ اُس میں tasks کیا ہیں۔ اُس میں یہ تھا کہ:

Operationalization of joint ownership on oil and natural gas. Mechanisms in view of Article 172 Sub Section 3 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan 1973.

تو اُنہوں نے کہا کہ جی اِس کو، مطلب یہ خود ہی Articles چلتے نہیں ہیں۔ اِن کو اچھے دماغ والے پڑھتے ہیں، اچھے دانشمند لوگ اپنے عوام کے حقوق کے لئے اِس سے راستہ بناتے ہیں۔ وہ قانون سازی کرتے ہیں صوبوں میں، Laws کو Regulations کو Acts کو تبدیل کرتے ہیں۔ پھر وہ صوبے کو فائدہ ملتا ہے۔ اُس کے نوجوانوں کو روزگار ملتا ہے۔ اُس کی بیماروں کو شِفاء ملتا ہے اُس کی خونی شاہراہیں تعمیر ہوتی ہیں اُس کے ہسپتالوں میں ادویات پہنچتی ہیں۔ اُس کے ویران گاؤں میں بجلی پہنچتی ہے جب تک کہ اسے اپنے بنیادی حقوق اپنے تیل، گیس، دولت کو نہیں سمجھیں گے جناب! یہ خیرات خوری سے نہیں آئیں گے۔ تو اُنہوں نے کیا کیا

جناب والا! کہ جب اُنہوں نے دورے شروع کیئے تو سب سے پہلے وہ آئے بلوچستان۔ بلوچستان میں جو میٹنگ ہوئی 31 اگست 2016ء کو جان جمالی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں وہ سنیں گے میرے خیال میں وہ شاید اُس میں comment بھی کریں۔ شاید خاقان عباسی صاحب جو بعد میں وزیر اعظم بنے اُس وقت وہ پیٹرولیم کے منسٹر ہوا کرتے تھے تو اُنہوں نے جناب والا! جب بلوچستان آئے تو اسی طرح بلوچستان میں ہمارے جیسے دوست تھے جو کہتے ہیں کہ ہم صرف سنتے ہیں پڑھتے نہیں ہیں۔ تو اُنہوں نے جناب والا! جب بلوچستان آئے تو اِسی طرح بلوچستان میں ہمارے جیسے دوست تھے کہ ہم صرف سنتے ہیں پڑھتے نہیں ہیں تو اُنہوں نے پڑھائی نہیں کی تھی۔ تو بلوچستان کی جو کمیٹی یہاں آ کے ملی حالانکہ سب سے زیادہ تیل اور گیس بلوچستان کا ہے۔ ایک پیراگراف جناب والا! صرف اُس پوری کمیٹی کو اسلام آباد سے اٹھارہ بندوں کی کمیٹی آئی بلوچستان، ہم جیسے جاہلوں کو اُن کے سامنے بٹھا دیا۔ اُنہوں نے کہا کہ جناب والا! بس ہمارے ساتھ ہمیں کچھ نہیں ملتا ہے ہمیں پیسے دے دو۔

They were unable to identify, They were unable to properly complete or context their case with regarding to the Constitution of Article 173 Sub-Section 3.

جب اس طرح کی جاہلیت ہوتی ہے تو جناب والا! بعد میں وہ گئے یہاں سے سندھ۔ سندھ میں جو میٹنگ ہوئی اُن کی 12 اکتوبر 2016ء کو۔ مَیں صرف آپ لوگوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ باقی صوبوں میں اگر کوئی ترقی و روشنی ہے یا اُن کے بچے ہمارے بچوں سے آگے ہیں۔ تو وہ کچھ محنت کرتے ہیں۔ اپنے صوبے کے حقوق کے لئے پڑھتے ہیں۔ چیزوں کو سمجھتے ہیں۔ تو جناب والا! سندھ نے بہت clear مؤقف دیا۔ سندھ کا تین سے چار صفحات پر یہ جو بریفنگ میرے پاس ہے اُس میں اُنہوں نے جناب والا! clearly کہا تھا کہ:

18th Amendment to the Constitution of Pakistan to insertion of Article 172 Sub-Section 3 has revolutionarized the Constitution and Legal framework by empowering provinces by vesting joint and equal role, power and authority in executive, administrative and regularity affairs related to minerals, oil and natural gas located within the province of the territorial water adjacent thereto.

اُنہوں نے clearly کہا کہ یہ وفاقی حکومت Constitution کے آرٹیکل 172

Sub-section-3 کے تحت تمام چیزوں میں مشترکہ طور پر صوبہ کے ساتھ یہ تمام اختیارات ہمارے ساتھ تقسیم کرے گا۔ بہت تفصیل میں ہے۔ سننے کی کسی میں ہمارے خیال میں اِتنی وہ نہیں ہے۔

**جناب اسپیکر:** جی۔

**جناب ثناءاللہ بلوچ:** میں sir ابھی آ رہا ہوں۔ آخر میں سندھ گورنمنٹ نے کیا کیا۔ سندھ گورنمنٹ نے، یہ بلوچستان کو کرنا چاہئے تھا۔ تو سندھ کی حکومت نے جو ہے کیا کیا۔ اُنہوں نے کہا کہ Thus in order to implement یعنی۔

**جناب اسپیکر:** جی مبین صاحب پلیز۔ جی ثناء صاحب۔

**جناب ثناءاللہ بلوچ:** اِس پر عملدرآمد کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھانے ہیں۔ جناب والا! ایک تفصیل ہے کوئی تقریباً دس کے قریب، بارہ کے قریب ایسے قوانین ہیں جن کو جب تک صوبوں نے یا وفاق نے تبدیل نہیں کیا ہے اُس وقت تک تیل و گیس پر بلوچستان کی حقِ حاکمیت کو تسلیم نہیں کیا جا سکتا ہے۔ مجھے کل کوہلو سے ویڈیوز موصول ہوئی ہے کہ کوہلو میں تیل نکلا ہے، گیس نکلی ہے۔ جناب والا! وہاں کا کوئی نہ تو نمائندہ، نہ تو منتخب نمائندہ جا سکتا ہے۔ نہ علاقے کا معتبر جا سکتا ہے نہ لوگوں کو پتہ ہے کہ ہماری زمین سے کیا نکلا ہے۔ قلات سے نکلا ہے، ابھی آپ کے شوران میں نکلا ہے بولان سے نکلا ہے آپ کے موسیٰ خیل سے نکلا ہے لورالائی سے نکلا ہے۔ کہنے کا مقصد یہ ہے جناب والا! کہ اس صوبے کو، اِس صوبے کو بڑی سنجیدگی کے ساتھ۔ Constitution کے Article-172, Sub-Section-3، پر عملدرآمد کے لئے وفاقی حکومت کو ایک خط لکھنا پڑے گا۔ باقی صوبے میں دوسرا، یعنی صوبہ کے خیبر پختونخوا کا مؤقف۔

**جناب اسپیکر:** اِس طرح کرتے ہیں کہ اس کی تفصیل سارا لے کے ایک کمیٹی بناتے ہیں۔

**جناب ثناءاللہ بلوچ:** سر! مَیں صرف اِن کی ایک لائن میں ہے۔

**جناب اسپیکر:** جی۔

**جناب ثناءاللہ بلوچ:** صوبہ خیبر پختونخوا ہم سے ایک قدم آگے گیا۔ گو کہ ہم لڑتے ہیں، جھگڑتے ہیں۔ ہڑتالیں ہم کرتے ہیں۔ آباؤ واجداد، سب سے زیادہ جیلیں ہمارے آباؤ واجداد نے اس وطن کے قدرتی وسائل تیل اور گیس کے لئے کاٹے۔ لیکن خیبر پختونخوا کہتا ہے کہ:

Provinces of the rightful and absolute owner of oil and gas. There is concept of joint venture of oil and gas. There is no concept.

اُنہوں نے تو کہا کہ یار! یہ قدرتی وسائل یہ گیس اور تیل یہ صوبوں کی ملکیت ہیں۔ یہ مشترکہ ملکیت ہی نہیں ہے۔ ایک قدم آگے گئے کہ ہم اسلام آباد کو اس میں ایک روپے ایک پیسہ بھی دینے کو تیار نہیں ہیں۔ اِن سب کے باوجود پھر پنجاب، پھر باقی صوبوں نے، سب نے بہت ہی sensible مؤقف اختیار کیا ماسوائے بلوچستان کے۔

**جناب اسپیکر:** چلواس کو دیکھتے ہیں۔

**جناب ثناءاللہ بلوچ:** جناب اسپیکر! میری آخری ایک رولنگ ہے چونکہ جو اسپیکر، جو چیئرمین کی رولنگ ہوتی ہے، جس طرح آپ کے اسپیکر کی ہے تو یہ رضا ربانی صاحب نے جو رولنگ دی ہے جناب والا! وہ میں صرف دو لائنیں ہیں وہ مَیں پڑھتا ہوں اُس نے 23 جنوری 2018ء کو رولنگ دی ہے اس پر اُنہوں نے کہا کہ:

Clause 3 of the Article 172 of Constituion 1973 provides for equal ownership of mineral, oil and natural gas within the province or the territorial water adjacent thereto a province, fifty percent belonging to the federal and fifty percent to the province and the federation is required to exercise its authority in the executive, administrative and regularity share jointly and equally with the provinces.

یہ دو اُنہوں نے فیصلے دیئے ہیں۔ جناب والا! گزارش یہ ہے کہ یہ کل پرسوں کے اخبارات میں آیا ہے کہ بلوچستان کے تیل اور گیس کے concession کے ایک لاکھ سکوائر کلومیٹر علاقہ دے دیا۔ آئین میں ہے صوبائی حکومت آج مَیں سمجھا تھا 5 دن پہلے یہ توجہ دلاؤ نوٹس دیا۔ صوبائی حکومت آکے اپنا موقف واضح کریگی اور وفاقی حکومت کو خط لکھے گی کہ آپ council of common interest میں یہ مسئلہ لے جائیں۔ inter-provincial coordination committee میں لے جائیں constitution کی violation ہوئی ہے۔ اس صوبے کم ازکم اپنی ذمہ داری سمجھے گا۔ لیکن صوبہ آج تو کوئی جواب بھی نہیں لایا۔ دو لائنیں at least کم ازکم مطمئن کرنے کے لئے کیمروں کو، عوام کو، ہمیں مطمئن کرنے۔ میری اس پر ایک تجویز ہے سر! دیکھیں! اٹھارہویں ترمیم کے بعد یہ صوبہ آج تک کسی چیز سے فائدہ اس لئے نہیں لے رہا ہے کہ ہم Constitution کو laws کو، رولز کو، ریگولیشنز کو، ایکٹ کو ابھی تک سمجھ نہیں رہے ہیں۔ مَیں نہیں کہتا ہوں کہ ان کو درس وتدریس کی ضرورت ہے۔ سر! اس پر ٹیکنیکل کمیٹی بنائیں۔

**جناب اسپیکر:** مجھے آپ ٹائم دینگے تو میں رولنگ دونگا۔ جمالی صاحب اس پر تو نہیں بول سکتے ہیں۔ توجہ دلاؤ پر کمیٹی بنادینگے۔ ویسے بول نہیں سکتے ہیں قانوناً نہیں ہے۔

**میر جان محمد خان جمالی:** آئینی مسئلہ ہے اور آئین ہمیں ایک حق دے رہا ہے اور اُس حق کو ہم نے حاصل کرنا ہے۔ آئینی طریقے سے اُس میں کمیٹی بنائیں جو ہر وقت ان چیزوں پر focus کریں اور جواب لیں وفاق سے یا آرٹیکل ہے آپ کا۔ آئین آپ کو حق دے رہا ہے۔ اس کی کوئی نفی نہیں کرسکتا۔ اسلام آباد بھی نفی نہیں کرسکتا ہے۔ دیکھیے 2016ء میں یہ مسئلہ اُٹھایا۔ اٹھارہویں ترمیم پاس کرانے میں ہم بھی شامل تھے۔ رضا ربانی صاحب چیئرمین سینٹ رولنگ دے چکے ہیں یہ آپ کو بہت تقویت مل گئی ہے۔ آسان کرلی آپ کو یہ کام seriously ہم ان چیزوں کو لینا پڑیگا۔ ہاں ہم As MPA۔ PSDP transfer, posting میں ہم سوئے ہوئے ہیں ان چیزوں سے نکلیں اور اپنا آئینی حق لے لیں۔

**جناب اسپیکر:** ٹھیک ہے جمالی صاحب۔ اس پر بات نہیں کرسکتے اس پر کمیٹی بنائیں گے۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** جناب اسپیکر! ہوتا یہ ہے کہ اس August House کو ایسے بنیادی مسائل سے دُور رکھا جاتا ہے۔

**جناب اسپیکر:** نہیں رکھا۔ آپ نے کبھی point out نہیں کیا۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** جناب اسپیکر! یہ Constitution بڑے واضح انداز میں 2 اور 3 میں واضح طور پر کہہ رہا ہے کہ یہ ملکیت ہے، پہلے کس کی ہے، صوبے کی ہے بعد میں وفاق کی۔ پھر جو بھی مائنز و منرلز ہوں گی وہ مساوی انداز میں تقسیم ہوگی۔

**جناب اسپیکر:** ٹھیک ہوگیا۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** اور اب یہ جو فیصلے ہوتے ہیں کچھ بیوروکریٹ دفتروں میں بیٹھ کر فیصلے کرتے ہیں اور پھر اس اسمبلی کو بالکل لاتعلق رکھا جاتا ہے۔ یہ ہماری ملکیت کا مسئلہ ہے۔ جناب اسپیکر! ہم ملکیت چاہتے ہیں یہ ہماری ملکیت کا مسئلہ ہے اس پر ضرور آپ کمیٹی بنائیں اس میں ہمیں شامل کریں۔

**جناب اسپیکر:** ٹھیک ہے۔ ایسا کرتے ہی۔ جی اُس کو چھوڑیں۔ ایسا کریں ایک اسپیشل کمیٹی بنائیں ایک تحریک لائیں۔ اور ایک اسپیشل کمیٹی ہو اور اُس علاقے کے نمائندے بھی اس میں شامل ہوں۔ اور اسپیکر کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنادیں اور وہ اس کو دیکھے اور گورنمنٹ کو اپنی سفارشات بھیجے۔ ٹھیک ہے۔ جی

**جناب ثناء اللہ بلوچ:** ٹھیک ہے۔

**جناب اسپیکر:** جی۔

**میر جان محمد خان جمالی:** جناب اسپیکر! آپ کا حق ہے۔آپ کے حق کے لئے کیا سفارش کرنی ہے حق تو لینا ہوتا ہے۔اس میں کمیٹی بنائیں، اس میں CM صاحب بھی Involved ہوں، اپوزیشن لیڈر بھی Involved ہوں۔اور جو اس علاقے میں exploration ہو رہی ہے، اُس کا نمائندہ ہونا لازمی ہونا چاہیے۔اور آپ لوگ ہم سے تعاون مانگیں گے، یہ آپ کے مستقبل کا سوال ہے۔جب میر عبدالقدوس ثانی اگر ادھر ممبر ہوگا تو اُس کا ہمیں فکر ہے۔نصر اللہ خان زیرے کے ثانی ادھر ہوگا۔اُس کی نسل کی فکر ہے۔اس طرح آپ سوچھیں۔آپ محدود ہوگئے ان تین تین چیزوں کا میں نے ذکر کیا۔اُس میں گھوم پھر کے۔روزہ اس وقت لگ رہا ہوتا ہے۔آدھے سوئے ہوئے ہیں mentally۔اور رمضان ہے پھر ہم سب جا کے سو جائیں گے، خراٹے ماریں گے، پھر افطار کریں گے۔

**جناب اسپیکر:** جی شکریہ جمالی صاحب۔

**جناب اسپیکر:** جناب نصر اللہ خان زیرے صاحب! آپ اپنے توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق سوال دریافت کریں۔

**جناب نصر اللہ خان زیرے:** thank you جناب اسپیکر۔توجہ دلاؤ نوٹس۔وزیر برائے محکمہ پی ڈی ایم اے کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی جانب مبذول کروائیں گے کہ محکمہ پی ڈی ایم اے میں مختلف خالی اسامیوں پر تعیناتی کے لئے ٹیسٹ لئے گئے اور ساتھ ہی انٹرویوز کی تاریخ بھی طے کی گئی۔لیکن ایک سال سے زائد کا عرصہ گزرنے کے باوجود تاحال ٹیسٹ میں پاس شدہ امیدواروں کا انٹرویو نہ لینے کی کیا وجوہات ہیں۔تفصیل فراہم کی جائے۔

**جناب اسپیکر:** جی منسٹر محکمہ پی ڈی ایم اے صاحب۔

**میر ضیاء اللہ لانگو(وزیر محکمہ داخلہ وقبائلی امور و پی ڈی ایم اے):** جناب اسپیکر! ان کے جب ٹیسٹ لئے تو ہماری بھی خواہش تھی کہ ان کے انٹرویوز بھی جلد از جلد ہوں تاکہ بلوچستان میں بے روزگاری کا مسئلہ حل ہو جائے۔لیکن جس طرح آپ کو پتہ ہے کہ COVID-19 کی وجہ سے SOP's کا ہمیں خیال رکھنا ہوتا تھا تو اتنے بڑے مجمع کو اکٹھا ہم نہیں کر سکتے تھے، risk نہیں لے سکتے تھے۔تو ابھی انشاء اللہ جیسے COVID میں کچھ کمی آجائیگی ہم ان کے انٹرویوز کر لیں گے۔

**جناب نصر اللہ خان زیرے:** جناب اسپیکر! ایسا ہے کہ پی ڈی ایم اے میں CTSP نے ٹیسٹ لیا۔اور یہ

ٹیسٹ ہوا کوئی 2019ء میں مشتہر کئے گئے 23 دسمبر 2019ء کو ٹیسٹ ہوئے۔ 21 جون 2020ء کو CTSP نے نتائج کا اعلان کیا۔اس میں جناب اسپیکر! disaster management system officer کے کمپیوٹر پروگرامر،اسسٹنٹ انجینئر مختلف پوسٹیں ہیں۔طلباء نے بڑی تیاری کی ہے اُنہوں نے ٹیسٹ پاس کئے qualify ہوگئے اور یکم اکتوبر کو 2020ء کو ان کے انٹرویوز ہونے تھے۔آج کوئی آٹھ ماہ سے زائد کا عرصہ گزر گیا۔لیکن اب تک یہ ٹیسٹ یہ انٹرویوز کیوں منعقد نہیں ہوئے؟ یہ تقریباً کوئی سو کے قریب پوسٹیں ہیں یا اُس سے بھی زیادہ ٹیکنیکل پوسٹیں ہیں۔تو مَیں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس میں تو یہ نہیں ہے کہ اُس ٹیسٹ میں کوئی ردوبدل کیا جائے،جن بچوں نے جن اُمیدواروں نے ٹیسٹ پاس کئے تھے،محنت کی تھی اُن کا حق بن رہا ہے اُن کو آپ short list کردیں اُن کی لسٹ بنائیں اُن سے انٹرویو لے لیں۔میری آپ سے request ہے۔منسٹر صاحب آپ اس میں آپ کم از کم پی ڈی ایم اے کو ہدایت کریں کہ فوراً اس پر آپ انٹرویوز منعقد کریں۔

**جناب اسپیکر:** جی۔

**وزیر محکمہ داخلہ وقبائلی امورو پی ڈی ایم اے:** بالکل ہماری بھی یہی خواہش ہے کہ ہم جلد از جلد انٹرویوز کرلیں۔اس میں ہمیں کوئی تبدیلی کرنا ہوتی اُس میں ہمیں آٹھ مہینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔وہ بندہ جلدی بھی کرسکتا ہے۔صرف یہی مقصد تھا کہ یہ بہت بڑا مجمع اکٹھا ہوگا جس سے SOP's پر عمل نہیں ہوگا۔اس وجہ سے جیسے ہی COVID میں کچھ کمی آجائیگی ہم اُن کے انٹریوز کرلیں گے۔

**جناب اسپیکر:** جی شکریہ۔جناب اصغر علی ترین صاحب اپنا توجہ دلاؤ نوٹس۔

**جناب اصغر علی ترین:** جناب اسپیکر! توجہ دلاؤ نوٹس سے پہلے مَیں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔مَیں وزیر داخلہ میر ضیاء لانگو کا انتہائی مشکور وممنون ہوں کہ پشین میں جو آتشزدگی کا جو واقعہ پیش آیا۔انہوں نے ہمارے ساتھ وہاں visit بھی کیا اور وہاں کے دکاندار،تاجر حضرات سے ملاقات بھی کی۔اور اُن کو دلاسہ بھی دیا۔اور اُنکے جو نقصانات ہیں اُن کے ازالہ کے لئے بھی اُنہوں نے یقین دہانی کرائی ہے۔یقیناً مَیں اُن کا مشکور وممنون ہوں۔

**توجہ دلاؤ نوٹس**۔مَیں وزیر برائے محکمہ داخلہ کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی جانب مبذول کراتا ہوں کہ ضلع پشین کی آبادی تقریباً دس لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔لیکن پشین میں پولیس کی نفری آبادی کی بہ نسبت بہت کم ہے اور اس وقت ضلع پشین میں پولیس کے صرف دو تھانے موجود ہیں۔جن میں سٹی پولیس تھانہ اور دوسرا صدر تھانہ پشین ہے جبکہ پولیس کا ایریا دور دراز علاقوں پر مشتمل ہے جس میں سرخاب،مہاجر کیمپ اور پشین کیڈٹ کالج تک شامل

ہیں اور امن امان کی ذمہ داری ڈسٹرکٹ پولیس پشین کی ہے۔ بدقسمتی سے 1982 میں پولیس کی 1679 اسامیاں اور 1989 میں پولیس کے 1678 ملازمین کوئٹہ ٹرانسفر کئے گئے۔ آبادی میں بتدریج اضافے کے باوجود 2014ء میں پھر ڈسٹرکٹ پولیس سے 525 مزید پولیس ملازمین مستقل بنیادوں پر کوئٹہ ٹرانسفر کئے گئے اب ایک مرتبہ پھر 211 پولیس ملازمین جس میں سب انسپکٹر سے لے کر سپاہی تک شامل ہیں کو پشین سے کوئٹہ مستقل بنیادوں ٹرانسفر کیا جارہا ہے۔ جس کی بنا پشین میں امن وامان کی صورتحال انتہائی گھمبیر ہوچکی ہے۔ لہٰذا اس بارے میں ایوان کو آگاہ کیا جائے کہ ضلع پشین کے ساتھ یہ ناروا سلوک کب تک جاری رکھا جائے گا۔ اوراس طرح ضلع پشین کی پولیس کو مستقل بنیادوں پر کوئٹہ ٹرانسفر کرنے کی کیا وجوہات ہیں تفصیل فراہم کی جائے؟

**جناب اسپیکر:** شکریہ۔ جی منسٹر صاحب۔

**وزیر محکمہ داخلہ وقبائلی امور وپی ڈی ایم اے:** جناب اسپیکر! کوئٹہ لیویز کی بحالی سے پہلے ضلع پشین میں آٹھ تھانے تھے جن میں پشین، حرمزئی، سرانان، یارو، بوستان، خانوزئی، دینار اور برشور۔ تقریباً سات ہزار آٹھ سو انیس مربع کلومیٹر کل ایریا کے ساتھ ضلع پشین کی کل آبادی آٹھ لاکھ کے قریب ہے جس میں ڈیڑھ لاکھ کے قریب شہری آبادی پر مشتمل ہے جبکہ بلوچستان میں لیویز ایریا کی بحالی کے بعد پشین کے سات پولیس تھانوں پر زیادہ تر areas سوائے پشین پولیس تھانے کے لیویز کے حوالے کر دیا گیا تھا۔ سال 2019ء میں ضلع پشین میں صرف ایک پولیس تھانہ تھا جس کا دائرہ کار 4.5 کلومیٹر تک محدود تھا۔ جنوری 2019ء میں ضلع پشین میں پولیس تھانہ صدر کے نام سے ایک پولیس تھانہ قائم کیا گیا تھا جس کا دائرہ کار محدود تھا جب دائرہ کار تقریباً 7.5 تک تھا۔ ضلع پشین میں درج ذیل جرائم کی شرح سال بھر میں تقریباً ڈھائی سو ہے آخری تین سالوں کے جرائم کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 2018 میں 154 مقدمات ہوئے تھے 2019 میں بھی 154 مقدمات ہوئے تھے اور 2020 میں 285 مقدمات ہوئے تھے ضلع میں موجودہ بدلتے ہوئے حالات کے پیش نظر لیویز کی ایریا پولیس میں تبدیلی سے ضلع پشین میں بسنے والوں کی بہتری کے لئے بڑے پیمانے پر پشین کے انتظامی امور کو چلانے کے لئے فیصلے کئے گئے تاکہ ضلع میں باقاعدہ طور پر امن وامان بحال ہوسکے۔

پولیس رولز کے مطابق ایک تفتیشی افسر ضلع میں سال میں تقریباً 50 مقدمات کی تفتیش کرسکتا ہے جبکہ ضلع پشین میں ایک سو بائیس کے قریب سب انسپکٹرز موجود ہیں یہاں جن کی تعداد سالانہ جرائم کی تقریباً ڈھائی سو مقدمات ہیں اسکے مقابلے میں کافی زیادہ ہیں۔ پھر بھی پولیس رولز کے مطابق ضلع میں پولیس کی بہتری کے لئے سفارشات مرتب کی گئی ہیں تاکہ ضلع میں پولیس کی نفری کو بہتر طور پر استعمال کیا جاسکے جس کے لئے سینٹرل پولیس آفس زیر

غور ہے جن پر جلد عمل کیا جائے گا۔

**جناب اسپیکر:** جی اس میں یہ ہے۔

**جناب اصغر علی ترین:** جناب اسپیکر صاحب میں تھوری سی اس کی تفصیل آپ کو بتانا چاہتا ہوں پہلا سوال تو میرا یہ بنتا ہے کہ آیا پولیس کس ایس او پی کے تحت ان کو یہاں پر ایک دفعہ نہیں تیسری مرتبہ مستقل بنیادوں پر شفٹ کر رہے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** ایمرجنسی بیس پر تو لاتے ہیں۔

**جناب اصغر علی ترین:** جناب اسپیکر صاحب ہم نے یہ سنا ہے کہ جب ایک VIP Movement ہوتی ہے یا کوئی سانحہ خدانخواستہ ہوتا ہے یا پھر نفری کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ نفری آجاتی ہے صرف میں یہ اس ہاؤس میں بڑی ذمہ داری کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں صوبائی وزیر داخلہ صاحب باقاعدہ اس کی رپورٹ منگوالیں یہ ایس او پی کوئی بھی نہیں ہے صرف ضلع پشین کو انہوں نے ٹارگٹ کیا ہوا ہے۔ یہ کوئٹہ کی پولیس نے کوئٹہ لیویز نے جناب اسپیکر صاحب میں آپ کو بتاتا چلوں یہ ابھی نہیں یہ تین شفٹوں میں ہوا ہے۔ 2014 میں پانچ سو پچیس پولیس نفری کو کوئٹہ شفٹ کیا گیا مستقل بنیادوں پر جب رزاق چیمہ صاحب یہاں پر CCPO تھے میری ملاقات ہوئی وہ سمری ہوم ڈیپارٹمنٹ میں پڑی ہوئی ہے انہوں نے ہم سے کہا کہ ہم ڈیڑھ سو آپ کو واپس نفری دیں گے پشین کے امن وامان کے لئے اور بجائے وہ سمری پڑی رہی اسکے باوجود جب یہ نئی Changing آگئی نئے افسران آگئے وہاں پر جو مستقل بنیادوں پر تعینات ہیں ان کو کوئٹہ شفٹ کیا جارہا ہے یہ ایس او پی تمام اضلاع کے لئے ہیں یا ضلع پشین کے لئے جسطرح وزیر داخلہ صاحب نے فرمایا کہ اتنے سب انسپکٹرز ہیں اور اتنے ہونے چاہیں یہ پولیس کا رول ہے یہ رول اور ریگولیشن لورالائی میں apply کیا ہوا ہے کیا، کیا یہ چمن کے لئے بھی ہے کیا یہ قلعہ سیف اللہ کے بھی ہے کیا یہ خضدار کے لئے بھی ہے اگر ایسا ہوا تو میں جناب اسپیکر صاحب بڑی ذمہ داری کے ساتھ کہہ سکتا ہوں جو آپ مجھے سزا دیں گے میں تیار ہوں اس کے لئے۔

**جناب اسپیکر:** جی شکریہ

**جناب اصغر علی ترین:** یہ میں نے باقاعدہ پورا ریکارڈ نکالا ہے تمام ڈسٹرکٹس کا پورا ریکارڈ نکالا ہے یہ صرف اور صرف ضلع پشین کے لئے کیا ہے جناب اسپیکر صاحب میں آپ کو بتاتا چلوں کہ جو ہمارا پولیس کا ایریا ہے اے ایریا یہ تقریباً آٹھ نو لاکھ آبادی ہے ضلع پشین کی جو ڈسٹرکٹ کا اے ایریا ہے وہ اتنا گنجان ہے کہ چار سے ساڑھے چار لاکھ آبادی صرف پشین شہر کے اندر ہے اور جناب اسپیکر صاحب! 1986 میں اس کے چار تھانے تھے

1986 کا ریکارڈ آپ نکالیں تو چار تھانے تھے پھر وہ رفتہ رفتہ دو تھانوں پر آ گئے جناب اسپیکر صاحب اس ٹائم

جناب اسپیکر: آپ نے زیادہ لیویز لے لیا ناں۔

جناب اصغر علی ترین: نہیں نہیں جناب اسپیکر صاحب وہی ہے کوئی ایریا نہ دیا گیا ہے نہ لیا گیا ہے اگر ہے کوئی ریکارڈ تو ادھر لائیں ٹیبل کریں مجھے کوئی ریکارڈ نہیں دیا ہے جو برانچ ہے وہی ریکارڈ ہے اور جناب اسپیکر صاحب اس میں سرخاب آدھا مہاجر کیمپ آ جاتا ہے آپ کا کیڈٹ کالج آ جاتا ہے گنجان آبادی ہے یقین کریں پچھلے تین مہینے میں آپ کرائم کا ریکارڈ نکال کر دیکھیں میں اس ہاؤس میں آپ کو بتا رہا ہوں فلور پہ کہ چار سے پانچ نوجوانوں کو قتل کیا گیا ہے اے ایریا کے اندر جب ہم ڈیپارٹمنٹ سے پوچھتے ہیں ہم ان سے یہ گلہ کرتے ہیں یا شکوہ کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جی نفری کی کمی ہے ہمارے پاس ہمارے نفری کا فقدان ہے یعنی پیٹرول پمپ پر ایک بندہ پیٹرول بیچ رہا ہے ایک بندہ گیا اسے قتل کیا ہے یعنی پشین شہر کے اندر یقین مانیں کلی بسو ہے شہر کے اندر میں ادھر گیا ہوں انکے معتبرین نے مجھے بولا کہ رات کو ہم خود گشت کرتے ہیں پولیس نہ ہونے کی وجہ سے رات کو ہم خود گشت کرتے ہیں ہمیں تو مزید نفری درکار تھی لیکن دینے کے بجائے اب پولیس ڈیپارٹمنٹ نے ہم سے نفری واپس لے لی ہے جناب اسپیکر صاحب اگر آپ کوئٹہ شہر کی بات کریں تو کوئٹہ شہر میں تقریباً آٹھ ہزار نفری ہے پولیس کی اب آٹھ ہزار نفری کو سب انسپکٹرز، انسپکٹرز جو بھی اسسٹنٹ ہیں ان کو آپ ملا کر دیکھیں کہ انکے کتنے FIR کاٹے گئے ہیں اگر FIR کی آپ بات کرتے ہیں کرائم کی آپ بات کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: جی شکریہ

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر تھوڑا سا میں۔

جناب اسپیکر: ویسے اتنا لمبا تو نہیں ہوتا ہے آپ نے جب ساری ڈیٹیل دے دی ہے۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر آٹھ ہزار نفری ہے ضلع کوئٹہ میں اگر سب انسپکٹرز، انسپکٹرز کو آپ شامل کریں تو کرائم آپ کا کیا بنتا ہے جناب اسپیکر میری گزارش ہے آپ سے رولنگ دی جائے جو ایڈیشنل آئی جی نے سمری آئی جی کو مارک کی ہے کو روکا جائے اور اس ہاؤس میں SOP لایا جائے کہ یہ ایس او پی صرف ڈسٹرکٹ پشین کے لئے ہے یا تمام اضلاع کے لئے اگر SOP ہے تو SOP ہے۔

جناب اسپیکر: جی شکریہ۔

جناب اصغر علی ترین: اس کے بعد اگر یہ لے کر جاتے ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: جی شکریہ

**جناب اصغر علی ترین:** آپ رولنگ دیں۔

**جناب اسپیکر:** جی منسٹر صاحب! ایسا کریں کہ اسکی ڈیٹیل دیں کہ کیا یہ عارضی طور پر بلائے جاتے ہیں یا مستقل ان کو بلایا گیا ہے؟۔ تو ہاؤس کو اس کی تھوڑی detial دیں۔

**جناب اصغر علی ترین:** جناب اسپیکر صاحب یہ جو سمری انہوں نے put up کی ہے اس کو روکا جائے آپ رولنگ دیں جناب اسپیکر صاحب جب تک یہ ایس او پی table ہوتی ہے۔

**جناب اسپیکر:** وہ منسٹر دیکھے گا کس بنیاد پر کیا ہے اس کو اگر؟۔

**جناب صغر علی ترین:** آپ اگر رولنگ دیں جناب اسپیکر۔

**جناب اسپیکر:** دیکھیں! اگر ایک ڈسٹرکٹ میں بہت زیادہ نفری ہے تو آپ نے appointment کیوں کی ہے اگر کیا ہے تو پھر ان کو کیوں بلا رہے ہیں دوسرے ڈسٹرکٹ میں؟۔ بہت مشکل ہوتی ہے کہ ایک ڈسٹرکٹ سے دوسرے ڈسٹرکٹ میں آپ کو پتہ ہے سارا۔

**جناب اصغر علی ترین:** اگر اس پر جناب اسپیکر صاحب! آپ رولنگ یہ دے دیں تو یہ ایک ہاؤس کی پراپرٹی بن جائے گی۔

**جناب اسپیکر:** ہوگئی رولنگ۔

**جناب اصغر علی ترین:** ہوگئی۔

**جناب اسپیکر:** ہوگئی۔thank you

**جناب اصغر علی ترین:** سمری رکوالیں جناب اسپیکر صاحب جو ایڈیشنل آئی جی نے وہ مارک کیا ہوا ہے وہ روک لیں۔

**جناب اسپیکر:** یہ آپ اپنے لیے بھی اور ہمیں بھی بتادیں منسٹر صاحب۔ Thank you وہ سمری بھی روک دیں جب تک detail ٹیبل نہ ہو۔

**جناب اصغر علی ترین:** شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔

**جناب اسپیکر:** جی شکریہ۔ جی ثنا بلوچ صاحب آپ تحریک پیش کریں۔

**جناب ثناءاللہ بلوچ:** میں ثناءاللہ بلوچ، رکن اسمبلی قاعدہ نمبر 180 کے تحت تحریک پیش کرتا ہوں کہ قاعدہ 170 کے تحت ایک خصوصی کمیٹی تشکیل دی جائے جو تیل وگیس کے حوالے سے آئینی معاملات کو وفاقی حکومت کے ساتھ اٹھائے۔ آئین بالخصوص آئین کے آرٹیکل 172 سب سیکشن 3 پر عملدرآمد کو یقینی بنانے، بلوچستان

میں تیل وگیس کی تلاش میں مصروف عمل کمپنیوں کو جو پیٹرولیم بلاکس exploration linscese, پیٹرولیم Concessions agreements جو اپریل 2021 اور اس سے قبل جاری کیئے ہیں میں صوبائی حکومت کے کردار، آئینی کردار سے رُوگردانی پر مکمل تحقیقات کر کے صوبے کے مفادات کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے اپنی سفارشات اسمبلی اور صوبائی حکومت کو پیش کرے۔ کمیٹی، اسپیکر اسمبلی کی سربراہی میں تشکیل دی جائے جس کے دیگر کمیٹی کے ممبران کی نامزدگی اسپیکر صاحب از خود کریں۔ thank you۔

**جناب اسپیکر:** جی شکریہ۔ آیا تحریک منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی لہٰذا خصوصی کمیٹی کی تشکیل عمل میں لائی جاتی ہے۔

**وزیر محکمہ تعلیم:** جناب اسپیکر! میں معافی چاہتا ہوں جب آپ نے رولنگ دے دی ہے، تو مجھے بولنے کا حق نہیں پہنچتا ہے اگر آپ کے آفس سے اجازت ہو آپ کے چیئر سے تو مَیں اس کا صرف دو تین الفاظ کا تھوڑا explain کرنا چاہتا ہوں۔

**جناب اسپیکر:** جی۔

**وزیر محکمہ تعلیم:** جناب اسپیکر! exactly کل یہ بات بڑے مؤثر فورم پر بھی discuss ہوئی ہے یقینی طور پر explorations ہو رہی ہیں اور discoveries ہو رہی ہے اسی طرح میرے ضلع کے اندر مجھ کے ساتھ کرتہ کے اندر، میرے قبیلہ کے جو لوگ ہیں اُنکی زمینوں سے آئل کے بڑے ذخائر ملے ہیں پورے بلوچستان میں گیس کے ملتے ہیں وہاں آئل کے بھی ذخائر ملے ہیں تو وہاں بہت ساری زیادتی ہو رہی ہیں مَیں یہ نہیں کہوں گا۔ مگر میں یہ ضرور کہوں گا کہ مہربانی کر کے اس میں ہر جماعت کی نمائندی ہونی چاہئے۔ میری صرف یہ ریکوئیسٹ تھی کہ ہر جماعت کے ایک ایک ممبر کو لیا جائے تا کہ ہر جماعت کی اور ہر علاقے کی نمائندگی یہاں ہو۔ بہت بہت شکریہ۔

**جناب اسپیکر:** اِس میں سردار صاحب! ایسا ہے کہ ہر جماعت کا اور علاقے کا بھی جو علاقے میں ہیں وہ اُنکا بھی نمائندہ ہو۔

**جناب اسپیکر:** رخصت کی درخواستیں۔

**جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی):** نوابزادہ طارق مگسی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

**جناب اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: حاجی محمد خان طوراوتمانخیل صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کے نشست سے شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: میر محمد عارف محمد حسنی صاحب ناسازی طبیعت کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: میر محمد اکبر مینگل صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: مُکھی شام لال صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: ڈاکٹر ربابہ صاحبہ نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ زبیدہ بی بی صاحبہ نے نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: رخصت کی درخواستیں ختم۔

جناب اسپیکر: ملک سکندر خان ایڈووکیٹ قائد حزب اختلاف اپنی قرارداد نمبر **101** پیش کریں۔

**ملک سکندر خان ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف):** ہر گاہ کہ پاکستان میں اسلامی اقدار کے خاتمے اور اسلا می معاشرہ کو تباہ کرنے کی غرض سے اسلامی اقدار کے دشمن مختلف حربوں کے ذریعے ملک میں جنسی بے راہ روی پھیلانے کی منظّم منصوبہ بندی کرنے میں ہمہ وقت مصروف عمل ہیں جس کی واضع مثال یونیورسٹی کے نوجوان طالب علم کا نوجوان طالبہ کے ساتھ بغل گیر ہونے کے ویڈیو کا وائرل کیا جانا ہے مزید براں 8 مارچ 2021 کو

ملک کے تمام بڑے شہروں میں عورت مارچ کا انعقاد کر کے شرم وحیا کا جنازہ نکالا گیا جبکہ بلوچستان کے غیور عوام اسلامی روایات کے امین ہیں اور ایک اسلامی ملک کی پہچان اسلامی شریعت کے اصولوں کی پابندی اور شرم وحیا سے ہوتی ہے اور ایسے ہی معاشرہ میں عصمت وعفت کا اسلامی اصولوں کے مطابق تحفظ کیا جاتا ہے جبکہ اسلا می اقدار سے عاری معاشرہ میں معیشت، امن وامان اور عدل وانصاف جیسے مسائل جنم لیتے ہیں جبکہ ہمارا دین مقدس انسانی حقوق کا مکمل تحفظ کرتا ہے اور تمام طبقات وخونی رشتوں کے حقوق، عزت، عفت، ناموس اور مقام کے قدر کا تعین کرتا ہے اس لیے تمام مسلمانوں کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ لادینیت پھیلانے والے ایجنڈے کی بیخ کنی کیلئے اپنا کردار ادا کریں۔

لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ وہ ملک میں لادینیت اسلامی اقدار کی پامالی، فعاشی اور بے حیائی جیسی لعنتوں سے پاک کرنے اور ہر اُس سازش جو اسلامی اصولوں اور اسلامی معاشرہ میں بگاڑ کا سبب ہیں کی بیخ کنی کی جائے نیز مکمل اسلامی معاشرہ کے قیام کو بھی یقینی بنائے۔

**جناب اسپیکر:** قرارداد نمبر 101 پیش ہوئی۔ اِس کی feasibility کی وضاحت کریں۔

**قائد حزب اختلاف:** شکریہ جناب اسپیکر! یہ ایک انتہائی اہم قرارداد ہے۔ اور اس وقت کی جو ہمارا معاشرتی اسٹرکچر ہے وہ انتہائی المیہ ہے حقائق ہمارے سامنے ہیں۔ اس وقت جو ہمارے معاشرے کی موجودہ کیفیت ہے یہ جناب اسپیکر ظلم، جبر، جرم، بدعنوانی، کرپشن، جھوٹ، فراڈ، بے انصافی، عدم مساوات، فرقہ واریت، طبقاتی نظامِ تعلیم، خودغرضی، چاپلوسی، عدم مساوات کا مرغوبہ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ اور آج کل تو مجھے ڈر اس بات کا ہے کہ اگر اس کو روکا نہیں جائے اس پر غور نہیں کیا جائے تو اس معاشرے کا شیرازہ بکھر جائے گا۔ جس کا نقصان پاکستان کی ریاست کو بھی ہوگا اور پاکستان کے یہ جو بائیس کروڑ لوگ ہیں اُن کو بھی ہوگا۔ جناب اسپیکر صاحب! جس طرح سے ابھی ایک یونیورسل اصول ہے، کہ معاشرے دنوں میں، مہینوں میں نہیں بنتے اور نہ ہی دنوں اور مہینوں میں بگڑتے ہیں۔ بگاڑ کے لئے بھی وقت درکار ہوتا ہے اور فلاحی معاشرہ کے بننے کے لئے بھی وقت درکار ہوتا ہے۔ جب ایک فلاحی معاشرہ برائی کی طرف چلتا ہے تو جناب اسپیکر! آہستہ آہستہ دھیرے دھیرے اُس میں خلاء پیدا ہوتا ہے اور اُس میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے اور وہ جو انتہائی جو سخت اور ناقابل برداشت وقت وہ ہوتا ہے جب یہ معاشرہ بگاڑ میں آگے چل کر تیزی کے ساتھ اُس کی بگاڑ شروع ہوتی ہے تو اُسکی اُس وقت کا جو معاشرہ ہے وہ امتحان میں ہوتا ہے انتہائی پریشانی کی عالم میں ہوتا ہے اُس میں جو شرافت ہے دیانت

ہے وہ ختم ہو جاتی ہے۔لوگ بے چین ہوتے ہیں۔اُن کے حقوق پر ڈاکے پڑتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دن گزرنے کے قابل نہیں ہوتے۔اوراس طرح پاکستان کا اس وقت جو معاشرہ ہے وہ اس طرح ہے کہ بگاڑ جو ہے وہ ڈھلوان کی طرف چل رہا ہے اور معاشرے میں روز بروز بگاڑ تیز تر ہوتا جارہا ہے۔جس کا نتیجہ جناب اسپیکر! یہ نکل رہا ہے کہ اس معاشرے کے عوام انتہائی کرب واذیت سے دو چار ہیں کیونکہ شرافت نام کی کوئی چیز باقی نہیں ہے حقوق نام کی کوئی چیز باقی نہیں جنگل راج ہوتا ہے ایسے مواقع پر درندگی کا سماں ہوتا ہے۔ایسے وقت میں لوگ اپنے ضمیر کے مطابق زندگی گزرنے کے قابل نہیں رہتے۔اور یہ انتہائی المناک صورتحال ہوتی ہے کہ کسی معاشرے کی کہ ایک ضمیر کے مطابق کسی کو رہنے کا حق حاصل نہیں ہوتا۔جناب اسپیکر میری گزارش یہ ہوگی کہ اس وقت جو ہمارا معاشرہ ہے وہ انتہائی قابل غور ہے۔اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ ہمارے معاشرے ہمارا جو معاشرہ ہے اُس کی یہ کیفیت بنی کیسی ہے جناب اسپیکر۔74 سالوں کی بے راہ روی،74 سالوں کی اس معاشرے کو پاکستان جس چیز جس مقصد کے لئے بنا ہے اُس مقصد کو پیٹ پیچھے پھینکا گیا اور 74 سالوں سے پاکستان کے معاشرے کو جس مقصد کے لئے یہ دھرتی بنی ہے جس مقصد کے لئے یہ ملک بنا ہے جس مقصد کے لئے معاشرے نے قربانیاں دی ہیں چھ لاکھ لوگوں نے قربانیاں دی ہیں۔یہ اپنی آزاد زندگی گزارنے کے لئے لیکن 74 سال سے اس بیوروکریسی نے اس ملک کے حکمرانوں نے اور بیوروکریسی نے اِس عمل کو روکے رکھا اور پاکستان کے نظریہ کو اُنہوں نے چھپائے رکھا۔آج اِس کا خمیازہ ہم بھگت رہے ہیں۔جناب اسپیکر صاحب! یہ یادرکھا جائے کہ پاکستان کی،اگر جو قومیں اللہ کے مقابلے میں آتی ہیں،جو قومیں اللہ کی نافرمانی میں تمام حدود پار کرتی ہیں جناب اسپیکر صاحب! تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ جب اللہ ناراض ہوتے ہیں تو اُنکو ایسی سزائیں ملتی ہیں جسے تاریخ ہمیشہ یادرکھتا ہے۔اور ایسی قومیں پھر کبھی کبھی صفحہ ہستی سے بھی مٹ جاتی ہیں جناب اسپیکر صاحب! عاد ہے،ثمود ہے، لوط ہے،اِنکو سزائیں جو ملی ہیں وہ صرف اِس بنیاد پر ملی ہیں اُنہوں نے معاشرے میں وہ اللہ کے وجود کو اِس طرح پار کیا کہ جس کی بنیاد پر اللہ کا غضب جو ہے وہ جوش میں آیا۔آج ہمارے ملک میں بھی اللہ ناراض ہے اِس لئے ہماری پریشانی جو ہمیں معاشرتی پریشانی اِس کیلئے ہمیں اِس پر غور بھی کرنا چاہیے اور اس کیلئے محنت بھی کرنی چاہیے۔جناب اسپیکر صاحب! یہ دُنیا نے ثابت کیا ہے تاریخ نے ثابت کیا ہے کہ مسلمان ملکوں میں قرضوں اور مالی تنگی سے حالات نہیں بگڑتے ہیں حالات اگر بگڑتے ہیں تو اللہ کی نافرمانی سے حالات بگڑتے ہیں اس وقت ہم سب زبانی تو یہ کہتے ہیں یہ پاکستان اللہ کے دین کی بنیاد پر مسلمانوں کی منشاء اور اُنکی دلی خواہشات کی بنیاد پر بنا ہے اور یہاں نظریہ پاکستان کو تحفظ ہوگا۔ہم ہر جگہ یہ کہتے ہیں لیکن عملاً 74 سالوں میں ہم نے ایک بھی قدم

اِس طرف نہیں اُٹھایا ہے جناب اسپیکر صاحب! باقی تو چھوڑ یئے۔

**جناب اسپیکر:** اِس کو conclude کر دیں، میرے خیال میں باقی بھی ہیں۔

**قائد حزب اختلاف:** ٹھیک ہے، conclude کر رہا ہوں۔ صرف میں اِس کی اہمیت اِس لئے بتا رہا ہوں جناب اسپیکر صاحب! اس لئے میں یہ کہتا ہوں کہ جو لوگ ذمہ دار اِس کے یہاں کے حکمران یہاں کے بیوروکریسی اِن حالات کی ذمہ دار ہے، یہ ہم یہاں پر اپنے آئین کے تحت جتنے بھی یہاں اِس اسمبلی میں بیٹھے ہوئے لوگ، یہ بشمول اِن کے اور باقی تمام لوگوں نے اِس ایک آئین کا حلف اُٹھایا ہے جناب اسپیکر! President, Prime Minister, Senate کا چیئرمین، ڈپٹی چیئرمین قومی اسمبلی کا اسپیکر، ڈپٹی اسپیکر، تمام صوبوں کے گورنرز، تمام صوبوں کے وزراءاعلیٰ اور وزراء صاحبان، قومی اسمبلی کے اراکین، سینٹ کے اراکین، اور صوبائی اسمبلی کے اراکین آپ کے اِس constitution کا حلف اُٹھاتے ہیں۔ اب باقی تو اُنکے، مَیں ایک اسمبلی کا اِس لئے حوالہ دیتا ہوں کہ اِس حلف کے ہم سب پابند ہیں۔ یہاں دو باتوں کا ہم برملا حلف اُٹھا تے ہیں۔ یہ کسی صوبائی اسمبلی کے رکن کا حلف ہے اسمبلی کے سامنے بھی اپنی قوم کے سامنے بھی اللہ کے سامنے بھی اِس معاشرے کے سامنے بھی کہ میں اِسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کیلئے کوشاں رہوں گا جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے۔ جب ہم کھڑے ہوتے ہیں تو ہم یہ اُٹھاتے ہیں اور یہ کہ میں یعنی یہ تمام یہ حلف اُٹھاتے ہیں۔ تو مَیں سمجھتا ہوں کہ جب ہم حلف بھی اِس کا اُٹھاتے ہیں اور ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ بھی رہے ہیں کہ ہمارا معاشرہ جو ہے وہ اِن اتحاد اور انارکی کا شکار ہو رہے ہیں۔ تو میری گزارش یہ ہوگی کہ اِس میں قدم اُٹھانا چاہیے اور فوری طور پر عمل کر کے میری اِس قرارداد میں پذیرائی ملنی چاہیے۔ اور جناب سے گزارش کرونگا کہ as دینی فریضہ ہے، آپ کا as a Custodian of House اِس کو pursue کریں اِس کو قابل عمل بنائیں۔

**جناب اسپیکر:** جی شکریہ!۔۔۔(مداخلت) کیا کم ہے؟ آپ اُٹھیں آپ بیٹھ کے بات کر رہے ہیں۔ کورم تو پورا ہے لیکن یہ ہے کہ ممبروں کو کہیں کہ وہ آجائیں۔

**جناب اسپیکر:** آیا قرارداد نمبر 101 کو منظور کیا جائے؟

**جناب اسپیکر:** قرارداد نمبر 101 منظور ہوئی۔ اور اِس کو سیکرٹری صاحب آپ دیکھیں اور اِس کو pursue بھی کرلیں۔

**جناب اسپیکر:** جناب عبدالواحد صدیقی صاحب رکن بلوچستان صوبائی اسمبلی، اپنی قرارداد نمبر **102** پیش کریں۔

**جناب عبدالواحد صدیقی:** ہرگاہ کہ توبہ کاکڑی کا علاقہ جو 6 یونین کونسلز پر مشتمل ہے، کی آبادی 50 ہزار

سے تجاوز کر چکی ہے اور جس کی سرحدیں ایک جانب قلعہ سیف اللہ، قلعہ عبداللہ اور ژوب سے جبکہ دوسری جانب افغانستان سے جا ملتی ہیں۔ جس کی وجہ سے وہاں امن و امان کا مسئلہ رہتا ہے جسکی واضح مثال حالیہ دنوں میں ڈکیتی، چوری اور بدامنی کی وارداتوں کے نتیجے میں دس کے قریب معصوم اور بیگناہ شہریوں کا قتل کیا جانا ہے۔ اگر مذکورہ 6 یونین کونسلز کو تحصیل کا درجہ دیا جائے تو بدامنی کی وارداتوں میں کسی حد تک کمی لائی جا سکتی ہے۔ لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ توبہ کاکڑی کی آبادی میں اضافہ اور امن وامان کی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے توبہ کاکڑی کو تحصیل کا درجہ دینے کو یقینی بنائیں۔ تاکہ وہاں امن وامان کا مسئلہ پیدا نہ ہو اور ساتھ ہی وہاں کے لوگوں میں پائی جانیوالی تشویش اور بے چینی کا خاتمہ بھی ممکن ہو سکے۔

**جناب اسپیکر:** جی شکریہ۔ قرارداد نمبر 102 پیش ہوئی اس کی موزونیت پر بات کریں۔

**جناب عبدالواحد صدیقی:** سر! میں زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ مسئلہ یہ ہے کہ علاقہ ضلعی ہیڈ کوارٹر سے کافی دُور پڑا ہے۔ تقریباً کوئی ڈیڑھ سو کے قریب یہ علاقہ پڑا ہے ہیڈ کوارٹر سے اور جس تحصیل سے انکا تعلق ہے تحصیل برشور سے اُنکا A.C بھی پشین میں ہی بیٹھتا ہے، ایک لوکل کیلئے ایک فرد لینے کیلئے۔

**جناب اسپیکر:** یہ بھی دیکھ لینا باہر جو لوگ بیٹھے ہیں ممبران صاحبان اُنکو کہیں کہ ہاؤس میں آجائیں۔

**جناب عبدالواحد صدیقی:** تو ایک فرد کی وصول کیلئے بھی ڈیڑھ سو سے لیکر تین سو کلومیٹر تک وہ سفر کرنا پڑتا ہے۔ اور اسی طرح مسئلہ یہ بھی ہے کہ وہاں جب واردات ہو جاتی ہے تو یہاں سے team پہنچنے کی صورت میں دو سے ڈھائی گھنٹے لگ جاتے ہیں۔ سارے کچے علاقے ہیں پہاڑوں کا سلسلہ ہے۔ تو وہ پہنچتے ہی وہ سارے ڈاکو جتنے بھی ہوتے ہیں وہ باہر چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ اُنہوں نے لوگوں کے درخت کاٹے اور ساتھ ساتھ اُنکے وہ ٹیوب ویلوں کی، بجلی تو وہاں ہے نہیں، اپنی مدد آپ کے تحت وہ solar energy سے اپنی ضروریات پوری کرتے ہیں۔ لیکن اُنکو وہ ڈاکو اُٹھا کے لے جاتے ہیں۔ مال مویشیاں اُٹھا کے لیجاتے ہیں تو میں نے تقریباً کوئی دو سال سے مسلسل یہ کوشش کی ہے میں آپ کی توسط سے اپنے محترم Minister of Revenue کی توجہ چاہتا ہوں۔

**جناب اسپیکر:** جی ریونیو منسٹر صاحب تھوڑی آپ کی توجہ چاہیے۔

**جناب عبدالواحد صدیقی:** تو میں تقریباً دو سال سے summary کا تمام process مکمل کروا کے جام صاحب کی table تک ہماری یہ سمری پہنچی ہے تو براہِ کرم میری Revenue منسٹر صاحب سلیم کھوسہ صاحب سے گزارش ہے کہ انتہائی پسماندہ علاقہ ہے اِنتظامیہ والے سے بالکل افغانستان جیسا ہی لگتا ہے اور

border میں بھی افغانستان کے ہی پڑا ہے پسماندگی بھی زیادہ ہے اور وہاں کی آبادی بھی زیادہ ہو چکی ہے وارداتیں بھی زیادہ ہوتے ہیں لہٰذا مہربانی کر کے اِس کو تحصیل declare کیا جائے تاکہ وہاں کے انتظامات بھی مکمل ہو سکیں تو جب تک اِس کو تحصیل نہ declare کیا جائے نہ یہ وارداتیں ختم ہونگے نہ انکی پسماندگی نہ ہی انکی پریشانیاں ختم ہوں گی۔ تو لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ اِس پسماندہ علاقہ کو جو کہ انتہائی backward area ہے اُنکو ترقی دینے کیلئے اُنکو امن و امان دینے کیلئے اور اُنکی وارداتیں ختم کرنے کیلئے اِنکو تحصیل کا درجہ انتہائی ضروری اور لازمی ہے تو میں اِن لوگوں کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ ہمارے اِس قرارداد کی حمایت کریں اور اِس کو منظور کریں۔

**جناب اسپیکر:** جی شکریہ۔ جی زیرے صاحب۔

**جناب نصر اللہ خان زیرے:** جناب اسپیکر! میرے فاضل دوست نے جو قرارداد پیش کی ہے۔ تو یہ کاکڑی کو تحصیل کا درجہ دینے کے حوالے سے یقیناً اس قرارداد کی میں بھرپور انداز سے تائید و حمایت کرتا ہوں۔ جناب اسپیکر یقیناً یہ پشین کا وہ علاقہ ہے جو انتہائی پسماندہ ہے۔ ابھی آپ نے دیکھا روزوں سے پہلے وہاں سے کچھ باغ کے علاقے سے بہت سارے لوگ وہاں اُس علاقے سے پشین تک پھر پشین سے کوئٹہ تک اُنہوں نے لانگ مارچ کیا۔ پھر حکومت نے جا کے اُن سے وعدہ کیا کہ اُن کے جو مطالبات ہیں وہ تسلیم کیے جائیں گے۔ تو یقیناً یہ وہاں پر بہت ساری وارداتیں ہو رہی ہیں بارہا ہم نے اُس پر بولا بھی ہے لوگوں کے باغ کاٹے گئے جرائم پیشہ عناصر ہیں۔ وہاں آٹھ، نو، دس قتل ہوئے ہیں۔ آج تک وہاں پر کوئی بھی قاتل گرفتار نہیں ہوا ہے۔ تو حالات بہت زیادہ خراب ہیں اگر وہاں تحصیل کا درجہ دیا جائے تو یہ بہتر ہوگا اور لوگوں کو سہولت بھی ہوگی۔ نادرا کا آفس وہاں قائم ہوگا باقی آفس بھی ہونگے۔ تو میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔ thank you جناب اسپیکر۔

**جناب اسپیکر:** جی سردار کھیتران صاحب!

**وزیر محکمہ خوراک و بہبود آبادی:** جی شکریہ اسپیکر صاحب، جیسے کے صدیقی صاحب نے یہ قرارداد پیش کی ہے یہ نہایت اہمیت کی حامل ہے اب میں اپنے district کی بات کروں گا۔ آپ یقین کریں کہ 1 لاکھ 73 ہزار آبادی ہے ہمارے district کی۔ اُس میں انگریز کے زمانے کی ایک تحصیل ہے۔ جب انگریز کی یہاں پر حکومت تھی 1947ء سے پہلے تو ایک تحصیل پہلے میرے گاؤں میں تھی۔ پھر میرے ایک قسم کے آپ سمجھیں دادا کے کزن تھے میرے نانا سمجھیں مسری خان نام تھا تو انگریزوں کے خلاف اُس نے بحیثیت مسلمان ایک بغاوت کی۔ اُس تحصیل کو جلا دیا گیا تھا جو میرے گاؤں میں تھی حاجی گوٹھ میں۔ اور وہ پھر اُس زمانے میں

افغانستان چلے گئے تھے۔ پھر انہوں نے کوئی دو ڈھائی کلومیٹر دور پھر انگریزوں نے وہاں پر تحصیل بنائی آج تک وہی ایک ہی تحصیل ہے بعد میں آج سے کئی سال پہلے رکھنی میں ایک نائب تحصیلدار کو بٹھایا so called وہ بھی full fledged سمجھیں سب تحصیل نہیں ہے لیکن اُس کو۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ بلکہ کل Revenue Minister کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنی ہے اُس کی meeting تھی ہمارے وہاں سے ڈپٹی کمشنر، کمشنر سے recommand ہو کے ہمارے area کے بھی ضرورت کے مطابق جیسے law and order کی situation ہے یا پٹوار ہے۔ یا یہ جو سلسلہ ہے لوگوں کی زمینداری پر گزار رہا ہے تو اُن کو ضرورت پڑتی ہے۔ تو 1 لاکھ 73 ہزار آدمیوں کی ایک تحصیل۔ تو میری گزارش ہے کہ میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں اور اس کی تھوڑا سا یہ کر کے شاید سلیم صاحب بتائیں گے کہ آج شاید اِن کی meeting تھی۔ کہ اُس کی کیا صورتحال بنی۔ جہاں جہاں ضرورت ہے۔ اس میں کوئی اتنا زبردست عملہ کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ سیکریٹیٹ میں جائیں تو سینکڑوں کے حساب سے نائب تحصیلدار اور تحصیلدار سیکریٹیٹ میں پھر رہے ہوتے ہیں۔ نہ اس پر اتنے expenditure ہیں کہ ہم کہیں کہ جی صوبائی حکومت میں بہت بڑا بوجھ پڑے گا۔ لوگوں کو تھوڑی سی door step پر ایک سہولت میسر آجائے گی۔ تو میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔ اور میں request کرتا ہوں Revenue Minister سے کہ وہ بھی اپنی آج میٹنگ تھی باقی ہر جگہ سے ہماری۔ اگر اور بھی کہیں ضرورت پڑتی ہے تو سب تحصیل یا تحصیل بنانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ thank you very much

**(اس مرحلہ میں جناب ڈپٹی اسپیکر نے اجلاس کی صدارت کی)**

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جی ملک صاحب!

**قائد حزب اختلاف:** بہت شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔ جو قرارداد ہمارے محترم عبدالواحد صدیقی صاحب نے پیش کی ہے یقیناً انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ علاقہ بھی میں نے دیکھا ہے۔ وہاں پر سرکاری کی دادرسی کا کوئی ذریعہ نہیں ہے لوگوں کے لئے۔ لوگوں کی مال مویشی کو بھی لے جایا جاتا ہے۔ اُن کے باغات بھی کاٹے جاتے ہیں، اُن کو قتل بھی کیا جاتا ہے۔ اُن کے ساتھ ظلم اور بے انصافی بھی ہوتی ہے۔ لیکن جب وہ قانون نافذ کرنے والوں تک پہنچتے ہیں تو وہ جتنے مجرم ہیں وہ اپنا کام کر کے چلے جاتے ہیں۔ تو اس لیے میری گزارش ہوگی کہ اس قرارداد کو مہربانی فرما کے منظور فرمائیں۔ اراکین اُٹھیں اور سردار عبدالرحمٰن صاحب نے جو بات رکھی وہ اپنی time پر اُس کے بارے میں جب بھی کہیں گے۔ بہت شکریہ۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکریہ ملک سکندر صاحب۔ جی صدیقی صاحب۔

**جناب عبدالواحد صدیقی:** جناب ڈپٹی اسپیکر صاحب۔ جام صاحب ابھی پہنچ چکے ہیں قرارداد میں نے پہلے پیش کی ہے۔ تو kindly ہمارے اس اظہار پر توجہ دیں یہ انتہائی پسماندہ علاقہ ہے، خوار علاقہ ہے۔ اس مبارک مہینے میں کم سے کم جام صاحب یہ نقد اعلان کردیں تحصیل توبہ کاکڑی کے بنانے کا تو ہم اُن کے مشکور رہیں گے انشاء اللہ تادم مرگ۔ تو ان کی مہربانی ہوگی ہم پر واقعی پسماندہ علاقہ ہے اِس میں کوئی شک نہیں ہے تمام process ہم نے مکمل کرلیا ہے۔ سمری جام صاحب کی table پر پڑی ہے۔ ذرا سا تعاون کرنے سے ہمارا تحصیل بن بھی جائے گا۔ اور انشاء اللہ تادم مرگ ہمارے علاقے کے لوگ اِن کی حق میں دعائیں دیں گے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکریہ عبدالواحد صدیقی صاحب۔ جی منسٹر صاحب بات کریں۔

**وزیر محکمہ مال:** یہ جو قرارداد ہے جس طرح دوستوں نے بات کی ہے۔ بالکل بلوچستان کے لحاظ سے ایک اہمیت رکھتا ہے ہونا چاہیے کیوں کہ areas بہت بڑے بڑے ہیں بلوچستان کے۔ آبادی بھی کافی بڑھ چکی ہے۔ اور آج بھی اس کے حوالے سے ایک meeting ہوئی ہے اور CM صاحب خود بھی اس کو بڑے غور سے دیکھ رہے ہیں۔ اُنہوں نے بھی دو چار اِس پر meetings کیے ہیں۔ تو ابھی بھی جو نئے district ہم بنانے جارہے ہیں، آج کی meeting میں ہم نے وہ approval دے دی ہے اپنے بورڈ کے اندر۔ یہ جائے گا اپنے cabinet میں انشاء اللہ تعالیٰ وہاں سے بھی ہوجائے گا۔ زیادہ تر آپ کے ہی علاقے ہیں جو سب تحصیل ہیں، وہ تحصیل بننے جارہے ہیں۔ سب ڈویژن بننے جارہے ہیں۔ زیادہ تر میں نے دیکھا ہے کہ اپوزیشن کے علاقے کے ہی ہیں۔ ہمیشہ ہماری حکومت نے یہ کوشش کی ہے کہ لوگوں کو سہولیات ملیں۔ گو کہ اس میں بہت سارے financialy implications بھی ہیں۔ آپ کو پتہ ہے کہ بلوچستان کے اُوپر financialy بہت زیادہ burden ہے لیکن اُس کے باوجود کیونکہ علاقے کے لوگوں کی سہولت کے لیے ہے۔ تو اس کو ہم نے بالکل ایک طرف رکھتے ہوئے لیکن جو لوگوں کے سہولیات ہیں اس صوبے کے لوگوں کو ہونے چاہیے۔ اُس کو ہمیشہ ہماری گورنمنٹ نے priority پر رکھا ہے اور کیا بھی ہے۔ یہ میں بتانا چاہ رہا تھا کہ آج میں meeting کرکے آیا ہوں اپنے بورڈ کے اندر۔ بہت سارے districts بھی بننے جارہے ہیں آپ کے، انشاء اللہ تعالیٰ اب یہ cabinet میں آئے گا پھر final فیصلہ تو cabinet ہی نے کرنا ہے۔ لیکن ہم نے اپنے جو proposals جو آپ کے انتظامیہ کی طرف سے آئے تھے وہ ہم نے آگے بھیج دیے ہیں۔ صدیقی صاحب جن کی بات کررہے ہیں یہ اگر پہلے ہمیں بتادیتے تو آج کی meeting میں ہم اس کو بھی شامل کرلیتے اور cabinet کی طرف بھجوادیتے۔ لیکن انشاء اللہ آپ نے CM صاحب سے بھی گزارش کی ہے اور

میں نے آپ کو بتایا ہے کہ ہمیشہ CM صاحب نے لوگوں کی priority کو دیکھا ہے، اُنہوں نے یہ نہیں دیکھا ہے کہ یہ areas حکومت کے ہیں یا اپوزیشن کے ہیں جہاں ضرورت ہے ضرورت کے مطابق اُس کو ہمیشہ اہمیت دی ہے۔ تو میں بھی اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔ یہ قرارداد پاس ہونی چاہیے۔ گورنمنٹ کی بھی خواہش ہے کہ یہ پاس ہو۔ اور آپ کی یہ جو تحصیل کی بات ہے اس کو ہم next اُس میں لے آ کر cabinet کے لیے بھجوادیں گے انشاءاللہ تعالیٰ۔

**میر اختر حسین لانگو:** جناب اسپیکر! منسٹر صاحب میری ایک request ہے کہ وہ اگر بتادیں کہ کون کون سے districts جو ہیں وہ زیرِ غور ہیں تا کہ ہم اُس میں اپنی بھی تجاویز کو شامل کر سکیں اس قرارداد کو اُس کا بھی حصہ بنادیں۔ چونکہ floor of the House اُنہوں نے کہا کہ کچھ نئے districts بن رہے ہیں۔ کون کون سے نئے districts بن رہے ہیں۔

**وزیر محکمہ مال:** زیادہ تر آپ کے سب تحصیل ہیں جو up grade ہو کر تحصیل بننے جا رہے ہیں، کچھ sub divisions ہیں وہ ہیں، کچھ districts ہیں۔ خاص طور پر آپ کے پشتون areas میں تو وہ list میں آپ کو دے دوں گا share کرلیں گے آپ دیکھ لیجئے گا اُس کو۔

**میر اختر حسین لانگو:** یہ ہمیں جناب اسپیکر اس کی تفصیل مل جائے تا کہ House میں باقی جو تمام ممبران ہیں اس honorable House کے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آپ اِن سے رابطہ کریں یہ آپ کو تفصیل دے دیں گے۔ آیا قرارداد نمبر 102 منظور کی جائے۔ قرارداد نمبر 102 منظور ہوئی۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جناب زابد علی ریکی صاحب! آپ اپنا قرارداد نمبر **108** پیش کریں۔

**میر زابد علی ریکی:** بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم۔ thank you جناب اسپیکر صاحب۔ ہرگاہ کہ بلوچستان جو رقبے کے لحاظ سے ملک کا سب سے بڑا اور پسماندہ صوبہ ہے جس آبادی منتشر اور دور دراز علاقوں تک پھیلی ہوئی ہے میں تا حال پی ڈی ایم اے کے ذیلی دفاتر اور سنٹرز کا قیام عمل میں لایا گیا ہے اس لیے قدرتی آفات اور حادثات رونما ہونے کی صورت میں لوگوں کو ایک بڑے پیمانے پر مالی اور جانی نقصانات اٹھانے پڑتے ہیں۔

لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ ہنگامی بنیادوں پر صوبہ کے تمام ضلعی ہیڈ کوارٹرز اور تحصیل سطح پر بالعموم اور ضلع واشک میں بالخصوص پی ڈی ایم اے کے ذیلی دفاتر اور سنٹرز کے قیام کو یقینی بنائیں تا کہ کسی بھی آفت اور ہنگامی صورتحال میں لوگوں کی مدد اور دادرسی کی جا سکے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** قرارداد نمبر 108 پیش ہوئی۔ admissibility کی وضاحت فرمائیں۔

**میر زابد علی ریکی:** جناب اسپیکر صاحب! بلوچستان کے تمام ضلعوں میں کبھی بارش ہوتی ہے، کبھی earthquake زلزلہ بھی ہو جاتا ہے۔ میں کہتا ہوں ہر ضلع میں ہر ہیڈ کوارٹر میں PDMA کا ایک office وہاں پر ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ہنگامی بنیادوں پر منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہیں، جام صاحب ابھی تشریف لائے ہیں۔ کہ ابھی یہاں سے خدانخوستہ ضلعوں میں earthquake ہو جاتا ہے۔ ابھی کوئٹہ سے آ کر relief وہاں تک پہنچنے تک دو تین دن لگتے ہیں۔ اور بلوچستان اس time پورا پاکستان میں رقبے کے حوالے سے بہت بڑا صوبہ ہے اور خاص طور پر جناب اسپیکر district واشک پورے بلوچستان میں رقبے سے حوالے سے دوسرے یا تیسرے نمبر پر ہے بسیمہ سے لیکر شنگر ہو، آخر ایران بارڈر ہے تحصیل ہے ماشکیل مگر یہ تین سال پورے ہو رہے ہیں ابھی تک کیا کام ہوا ہے ہم کیا کہہ سکتے ہیں۔ جناب اسپیکر منسٹر صاحب بیٹھے ہیں جام صاحب بھی ہیں۔ اِن ضلعوں میں چاہے واشک نہیں ہو چاہے کوئی بھی district ہے چاہئے پنجگور ہے، خاران ہے، قلات ہے، چاغی ہے، نوشکی ہے، اُس طرف پشتون بیلٹ ہے پشین ہے۔ اِن سب districts میں کم از کم ہیڈ کوارٹر میں office قائم کیا جائے۔ بروقت ایسے مسئلے ہو جاتے ہیں فوری PDMA کی کوئی team وہاں پر پہنچ جائے۔ بلوچستان کی طرف سے پاکستان کی طرف کوئی relife مل جائے عوام کو یہ میری ایوان سے توقع ہے۔ کہ یہ ایوان سارے ہمارے بیٹھے ہیں ہمارے معزز اراکین بھی بیٹھے ہیں۔ اس قرارداد کو منظور بھی کیا جائے اور اس کو جلد از جلد یہ تمام districts میں دفتر قائم کیئے جائیں جناب اسپیکر صاحب thank you

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکریہ ریکی صاحب کوئی اور تو بات نہیں کرنا چاہئے گا میرے خیال میں۔ جی ضیاء صاحب۔

**وزیر محکمہ داخلہ و قبائلی امور و پی ڈی ایم اے:** بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔ اسپیکر صاحب! جس طرح آپ کو پتہ ہے کہ PDMA کا وجود 2007ء میں آیا جو پورے صوبے میں قدرتی آفت سے نمٹنے کا کام کرتی ہے۔ اور اس سلسلے میں جو قرارداد لے آئے ہیں وہ بھی بہت اہمیت کی حامل ہے تو اس پہلے مرحلے میں ہم نے divisional Balochistan management disaster village کے حوالے سے تمام headquarter میں اپنے office setup کا ہم نے وہ کیا ہے مستقبل میں انشاءاللہ تحصیل اور ضلعوں میں بھی ہمارا plan ہے اس کو ہم پھیلا دیں گے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** صحیح ہے۔ جی ثناء صاحب مختصر کریں۔

**جناب ثناءاللہ بلوچ:** شکریہ جناب اسپیکر۔ میرے دوست زابد صاحب نے جو قرارداد پیش کی ہے ہم

رخشان ڈویژن سے ہیں خاران اُس کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ یہ جو PDMA کے ذیلی دفاتر اور سنٹرز اور گودام جو بننے تھے وہ ہر divisional headquarter میں PSDP کے مطابق بننے تھے۔لیکن پتہ نہیں غلطی سے ہوا یا دانستہ طور پر جو رخشان ڈویژن کا ہیڈ کوارٹر ضلع خاران ہے۔ وہاں پر اُن کے گودام یا اسٹور بننے تھے وہ خاران میں نہیں بنا بلکہ کسی اور اضلاع میں بنایا گیا۔تو اس کے سلسلے میں میرے خیال میں سمری بھی move ہوئی تھی ہمیں اور ڈی جی، پی ڈی ایم اے کو بھی اس کا علم ہے۔تو آپ سے گزارش ہے ضیاء صاحب آپ تکلیف کر کے کیونکہ آپ کی PSDP میں بھی ہے قوانین کے مطابق بھی divisional headquarter میں ہونا چاہیئے۔تو اُس کو دوبارہ خاران میں اگر دوسرے ضلع میں بنادیا ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔لیکن divisional headquarter خاران کا جو حصہ ہے یا اُسکا حق ہے وہ اُس کو دوبارہ بننے کی تکلیف کر کے احکامات جاری کریں۔شکریہ جناب اسپیکر

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جی منسٹر صاحب۔

**وزیر محکمہ داخلہ وقبائلی امور وپی ڈی ایم اے:** جی بالکل ہم ضلعی ہیڈ کوارٹر بنا رہے ہیں رخشاں ڈویژن کا کیوں نہیں بن رہا ہے میں اس کا check کروں گا۔ وہاں پر بھی انشاءاللہ orders پر عمل درآمد کریں گے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آیا قرارداد نمبر 108 منظور کی جائے؟ قرارداد نمبر 108 منظور ہوئی۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جناب ثناء بلوچ صاحب آپ اپنی قرارداد نمبر **109** پیش کریں۔

**جناب ثناءاللہ بلوچ:** بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم ۔شکریہ جناب اسپیکر صاحب قرارداد نمبر 109۔ ہر گاہ کہ بلوچستان میں انتظامی اعتبار سے 7 ڈویژن ہیں۔اور اس میں رخشاں ڈویژن کو قائم ہوئے 4 سال کا عرصہ ہوا ہے۔لیکن تاحال محکمہ ملازمتہائے وعمومی نظم ونسق نے رخشاں ڈویژن کے ملازمتوں ودیگر انتظامی معاملات میں کوٹہ کا تعین نہیں کیا ہے۔ جس سے علاقے کے عوام اور نوجوانوں میں تشویش اور احساس محرومی پائی جاتی ہے۔

لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ رخشاں ڈویژن کی مکمل بحالی کو یقینی بنانے کے لیے تمام محکموں کو فی الفور عملی اقدامات اٹھانے کے احکامات جاری کریں۔شکریہ۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکریہ ثناء بلوچ صاحب۔ قرارداد نمبر 109 پیش ہوئی ۔admissibility کی وضاحت فرمائیں۔

**جناب ثناءاللہ بلوچ:** شکریہ جناب اسپیکر جس طرح میرے فاضل دوستوں نے اس سے پہلے تحصیل یا سب تحصیل یا ڈویژن ،سب ڈویژن کے حوالے سے بھی قرارداد پیش کی ۔ جناب والا انتظامی اعتبار سے جب ہم

بلوچستان کو تقسیم کرتے ہیں 6 سے 7 ڈویژنوں میں ہم نے تقسیم کیا ہے۔اس کے کچھ فوائد بھی ہوتے ہیں اس سے علاقوں میں جو لوگوں کا اثر و سوخ ہے یا لوگوں کی جو access ہے مختلف اپنے انتظامی officer تک محکموں تک یا سہولیت تک، وہ بڑھ جاتا ہے۔ کیونکہ بلوچستان رقبے کے اعتبار سے بہت وسیع ہے۔ حال ہی میں سنا ہے کہ حکومت بلوچستان نے کچھ تجویز جو ہے نئے اضلاع اور نئے ڈویژن بنانے کا بھی میرے خیال میں ان کے ہاں زیر غور ہیں۔لیکن افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ چار سال سے قائم ایک ڈویژن یہاں بلوچستان میں ہے لیکن یہ میرے خیال میں چار گھنٹے کا کام ہے کہ اگر S&GAD کا جو محکمہ ہے Services and General Administration کا وہ اگر بیٹھ کے کوئٹہ ڈویژن اور قلات ڈویژن کیونکہ جو رخشاں ڈویژن بنا ہے وہ ان دو ڈویژنوں کے بطن سے نکلا ہے۔اُس میں نوشکی اور چاغی ،کوئٹہ ڈویژن سے نکلے ہیں اور واشک اور خاران جو ہے وہ قلات ڈویژن کے بطن سے نکلے ہیں۔ رخشاں ڈویژن کا ہیڈ کوارٹر ضلع خاران ہے تو اُس میں ابھی پبلک سروس کمیشن کی جب پوسٹیں آتی ہے تو جناب والا رخشاں ڈویژن کا کوئی ذکر نہیں ہے۔مختلف ملازمتیں آتی ہے اُس میں چاہئے کسی بھی محکمے کا ہو، جب پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین سے یہ بات ہوئی اس سلسلے میں تو اُنہوں نے کہا کہ یہ انتظامی کوٹے اس کی تقسیم جو ہے صوبائی حکومت کرتی ہے ہمیں بھیج دیتے ہیں۔اور ہم یہاں اُس کے against جو ہے advertise کرتے ہیں انٹرویوز کرتے ہیں اور ٹیسٹ کرتے ہیں۔دوسری بات یہ ہے کہ اس سلسلے میں گزشتہ تین سالوں سے میں نے کوئی چار سے زیادہ قریب چیف سیکرٹری صاحب کو Services and General Administration کے سیکرٹری صاحب کو خطوط اور مراسلے ارسال کئے ہیں۔میں ہر چیز تحریر میں لاتا ہوں۔اس سے پہلے میں نے اس کا ذکر کافی دفعہ کیا ہے کہ یہ وہاں کے لوگوں کا بنیادی حق ہے جب آپ نے اُن کو title دیدیا۔آپ نے رخشاں ڈویژن کا نام دیدیا آپ نے چار اضلاع کو رخشاں ڈویژن کو شامل کر دیا اس وقت بلوچستان کا سے بڑا قلات ڈویژن کے بعد سب سے بڑا ڈویژن جو ہے وہ رخشاں ڈویژن ہے ایک لاکھ square کلومیٹر پر رقبے پر مشتمل ہے تقریباً جناب والا چار سے ساڑھے چار لاکھ کے قریب نوجوان وہاں پر آباد ہیں۔اب اُن کو ملازمتوں کے لیے یا دیگر معاملات کے لیے وہ ہمیشہ جب اخبارات اٹھا کر دیکھتے ہیں تو اُن کے ڈویژن کا نام نہیں آتا ہے confusion ہوتی ہے درخواست جمع کرتے وقت یا محکموں میں جاتے وقت گو کہ ملازمتیں سب کو ملنی نہیں ہیں۔لیکن کم از کم اُن کے حق کا تو تعین ہو جائے کہ رخشاں ڈویژن کا کوٹہ پبلک سروس کمیشن میں کتنا آیا ہے اُن ڈویژنوں کے حصے سے اُن کو کتنا حصہ ملا ہے۔تو جناب والا میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب انتظامی اعتبار سے ہم تقسیم کرتے ہیں وزیر اعلیٰ صاحب بھی تشریف فرما ہیں

میں وزیراعلیٰ صاحب کے بھی یہ گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ جب آپ انتظامی اعتبار سے نئے districtاور نئے ڈویژن بناتے ہیں تو آپ کے پاس ایک mechanism ہونا چاہیئے۔ایک implementation committee ہونی چاہیئے،ایک impelmentation کا framework ہونا چاہیئے،ایک time frameہونا چاہیئے۔کہ اگر ہم نے کوئی districtڈویژن آپ کا اپنا districtبنایا شیرانی جس سے آپ منتخب ہوکر آئے ہیں۔آپ مجھے بتائیں کہ district شیرانی میں ابھی تک جو ہے ساری چیزیں operational نہیں ہیں ابھی تک وہاں پر جو ہے بہت سی سہولیت کا فقدان ہے۔تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ CMصاحب بیٹھے ہوئے ہیں میں صرف اُن کے گوش گزار کرنا چاہوں گا کہ جب بھی انتظامی اعتبار سے آپ ان districtاورڈویژن کے سہولیت کا جائزہ لیں اور آنے والے PSDP میں جو بھی ڈویژن اور districtجو پسماندہ ہے اُن کو بہتر سہولیات فراہم کرنے کے لیے اُن کو urban centre بنانے کے لیے وہاں پر ملازمت کا موقع فراہم کرنے کے لیے جو وہ زیادہ سے زیادہ سہولیات دیں۔کیونکہ جب تک آپ اپنے جو وسائل ہیں ان کی تقسیم منصفانہ بنیاد پر نہیں کرتے یہ ڈویژنل ضلع ترقی نہیں کرے گا۔آج رخشان ڈویژن سب سے زیادہ پسماندہ ہے- سب سے زیادہ human development indexمیں- میں ہر دفعہ UN کی رپورٹ لے آتا ہوں۔خاران واشک سے لے کر ڈیرہ بگٹی چلا جاتا ہوں پھر واپس آتا ہوں جناب سی ایم صاحب جس دفعہ اگر ہم Public Sector Development Planبنا رہے ہیں۔بلوچستان کو چار زون میں چار urban center کا تجویز دیں۔رخشان ڈویژن ایک بہت بڑا urban center بن سکتا ہے۔آپ چار سے 6ارب روپے کی investment کریں وہاں سے تین سے چار لاکھ بے روزگار نوجوانوں کو روزگار مل سکتا ہے۔ infrastructure کو بڑا targeted interventionہو individual intervention, individual recommendationپہ نہ ہو بہت پلان قسم کی organizeقسم کی developmentہونی چاہیے۔تو رخشان ڈویژن کو دوسرے ڈویژن کے at par لانے کے لئے میں یہ سمجھتا ہوں ہمیں نہ صرف انتظامی طور پر اُس کے کوٹہ کی تقسیم اس میں ترقیاتی سکیم، خاران میں واشک میں نوشکی میں چاغی میں ترجیحی بنیادوں پر کرنی چاہیے ہم نے سرحدات پر fence لگا دیا۔آپ نے ایران کا بارڈر بند کیا جو واشک کو لگتا ہے آپ نے افغانستان سے بارڈر ایران سے بند کر دیے چاغی اور نوشکی افغانستان سے بارڈر لگتے ہیں۔رخشان ڈویژن کے جو تین ڈسٹرک ہیں وہ بارڈر ڈسٹرکٹ ہیں۔خاران سب سے زیادہ agriculture based districtہیں۔جب وہاں پر روزگار کی سہولت نہیں ہوگی اگر آپ

پی ایس ڈی پی میں development schemes میں بھی اس ڈویژن کو نظر انداز کریں گے تو جناب والا یہ ڈویژن بدامنی کا شکار ہوگا یہاں پہ عدم استحکام ہوگا یا کے نوجوان مایوسی کا شکار ہوں گے یا پھر پیار محبت کے نغمے نہیں ہوں گے لوگ یہاں پر یقیناً نفرت کی باتیں کریں گے۔تشدد کی باتیں کریں گے یا پھر لوگ جو ہیں وہ سڑکوں پر نکل آئیں گے تو میری گزارش جناب والا آپ سے یہی ہے رخشان ڈویژن کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے نہ صرف اس کے انتظامی معاملات اس کے کوٹہ کا تعین فی الفور کیا جائے اس قرارداد کی رو سے۔اور اسی طرح رخشان ڈویژن کو آنے والی پی ایس ڈی پی میں رخشان ڈویژن کے حوالے سے ایک مکمل پلان بنائیں ان کے منتخب نمائندوں کو بیٹھا کرتا کہ کم از کم یہاں کے جو لوگوں کی ضرورت زندگی ہے بالخصوص fencing کے بعد بارڈروں کو بند کرنے کے بعد ایران کے ساتھ ہمارے تعلقات پتہ نہیں نوعیت کس طرح ہوتی ہے تو اس نقطہ نظر سے جناب اسپیکر میں سمجھتا ہوں یہ قرارداد انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔اس کے اثرات بلوچستان overall تعمیر وترقی پر بھی پڑتے ہیں تو لہٰذا رخشان ڈویژن مکمل بحالی کے حوالے سے میری قرارداد جو ہے میں اس ایوان میں منظوری کے لیے پیش کرتا ہوں۔شکریہ۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکریہ۔ یقیناً ثناء بلوچ صاحب! رخشان ڈویژن اسی طرح ڈسٹرکٹ شیرانی ہے ڈسٹرکٹ سکندر آباد ہے ڈسٹرکٹ دُکی ہے، جو نئے ڈسٹرکٹس اور نئی ڈویژن ہیں۔اُس کے جو ہیں ایسے ضروری کام رہتے ہیں جن کو ہونا چاہیے۔

**میر زابد علی ریکی:** جناب اسپیکر صاحب کیونکہ رخشان ڈویژن میرا ڈسٹرکٹ بھی آتا ہے۔واشک مجھے اگر آپ دو منٹ دے دیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** بالکل تین منٹ دے دیتے ہیں۔

**میر زابد علی ریکی:** thank you جناب اسپیکر صاحب، سردار بابر صاحب، جناب اسپیکر صاحب! رخشان ڈویژن جیسا ثنا جان نے بات کی ملک صاحب آپ کو دعوت دیتے ہیں آپ آجائیں دیکھیں انشائاللہ رخشان ڈویژن خاران میں ہے۔جناب سپیکر صاحب بہت کوشش کی کہ یہ خاران جو ہیڈ کوارٹر ہے رخشان ڈویژن کو اُس کو shift کرنے کے لیے احمد وال یا کوئی دالبندین یا کسی اور طرف کھینچنے کا مگر اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے رب العالمین یہ ساری منصوبے تھے پروگرام تھے کینسل ہو گئے۔جناب اسپیکر صاحب یہ بدنیتی ہے خاران ہیڈ کوارٹر ہے خاران وہاں سے واشک بھی نزدیک ہے دالبندین بھی نزدیک ہے نوشکی بھی نزدیک ہے سارے ہمارے اپنے علاقے ہیں ہم نہیں چاہتے خدانخواستہ ایک جگہ کو اٹھا کے دوسرے کو ابھی سی ایم صاحب بیٹھے ہیں۔سی ایم

صاحب آپ سے یہ request ہے جام صاحب ہمارے رخشان ڈویژن کو جتنے دفاتر ہیں جتنے آپ کے محکمے ہیں ابھی تک نہیں ہوئے ہیں kindly آپ اس کو جام صاحب آپ نے خاران کا بھی visit کیا ہے آپ گئے ہیں وہاں پہ شاید آپ کو کمشنر صاحب نے رپورٹ بھی دی ہوئی ہے۔آپ واشک بھی گئے ہیں visit کیا آپ نوشکی بھی گئے دالبندین تو آپ کہیں باہر گئے ہیں جام صاحب آپ اسی طرح ماشاءاللہ ہر مہینے میں واشک اور خاران آجاتے بہت اچھا تھا دالبندین میں تو ہر مہینے آپ کے دو دو چکر لگتے ہیں۔جام صاحب! kindly یہ ڈسٹرکٹ یہ رخشان ڈویژن بہت پسماندہ ہے، ہر حوالے سے خاص طور پر جام صاحب جو ٹیسٹ واشک کا بارڈر لگتا ہے ماشکیل ہے fencing کا کام شروع ہے وہاں سے بھی بارڈر بند ہو رہا ہے دالبندین ہے اس طرف نوشکی ہے واقعی بارڈر بند ہو رہے ہیں۔عوام کے لئے روزگار ایک ایسا ہو جائے کہ کم ازکم بارڈر بند ہو رہے ہیں کم ازکم عوام کو کوئی روزگار ملے ملازمت کے حوالے سے ایگریکلچر کے حوالے سے، جو ہو سکے بلوچستان گورنمنٹ اس عوام اور رخشان ڈویژن کے لئے کرلیں۔ یہ میرا مطالبہ ہے جناب اسپیکر thank you جناب اسپیکر صاحب۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکریہ میر زابد علی ریکی صاحب۔آیا قرارداد نمبر 109 منظور کی جائے؟۔قرارداد نمبر 109 منظور ہوئی۔جی زیرے صاحب۔

**جناب نصر اللہ خان زیرے:** جناب اسپیکر! میں قلعہ عبداللہ کا اور خصوصی طور پر چمن کے حوالے سے بات کروں گا کہ چمن کا شہر وہاں کی لاکھوں عوام جس میں مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں ابھی پچھلے سال آپ نے دیکھا دو تین واقعات ہوئے وہاں ڈیورنڈ لائن پر وہاں پر نو بندے شہید ہو گئے۔کوئی ستر سے زائد لوگ وہاں زخمی ہو گئے تھے۔پھر حکومت کی مختلف کمیٹیاں گئیں۔ ہمارے فورسز کے لوگ بھی گئے۔وزیر داخلہ صاحب بھی بار بار گئے پھر انہوں نے کہا کہ یہاں چمن کے جو شہری جو محنت کش تھے کم ازکم بیس ہزار سے زائد اُن کی تعداد ہے ان کے حوالے سے کہا گیا کہ آپ ڈیورنڈ لائن کراس کر کے واپسی پر آپ کے ہاتھ میں اگر hand carry ہوگا دس کلو کا پھر آپ کو اجازت ہے۔اب جناب اسپیکر جب آپ آئیں گے flights سے بھی آپ آئیں گے دبئی سے بھی آپ آئیں گے آپ کو 40 کلو کی اجازت ہوتی ہے۔لیکن جناب اسپیکر حب بھی وہاں پر کوئی وہاں اجازت نہیں ہے۔ہزاروں لوگ جو وہاں محنت کش تھے جن کے بارے میں یہاں بار ہا کہا تھا ان بیچاروں کی تمام زندگی مفلوج ہو گئی ہے اور جو چیز اُن کے ہاتھ میں ہوتی ہے جب وہ اندر آتے ہیں ان سے وہ تمام hand carry لے کر کے ایف سی والے ان کو جلا دیتے ہیں تمام سامان جو بھی ان کے ہاتھ میں ہو وہ ایف سی والے جلا

دیتے ہیں اب اتنی ظلم آپ نے fencing کے نام پر ہمارے سینے پر آپ نے خاردار تار کھینچ لی جو انگریزوں نے نہیں کھینچی تھی۔ ہزاروں سال سے ہم لوگ آتے رہے کیوں کہ جناب اسپیکر ہمارا گھر تقسیم ہے ہمارا قبرستان تقسیم ہے گھر اس طرف ہے قبرستان اُس طرف ہے اب ہم visa لے کر جائیں وہاں اپنے مردے دفن کریں آپ نے تو یہ کام غلط کیا۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آپ نے point of order کا کہا۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** جناب اسپیکر یہ بہت بڑا ایشو ہے اس سے بڑا مسئلہ درپیش ہوگا میں آپ کو بتا دوں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** زیرے صاحب! آپ نے کہا point of order پر میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** جی یہ point of order ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آپ مختصر ایک دو بات کریں آپ نے تو speech start کر لیا۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** just a minute جناب اسپیکر آپ بھی اس صوبے کے باسی ہو آپ کو ان کا درد کا پتا ہونا چاہیے دوسرا جناب اسپیکر ابھی 25 اپریل کو چمن بغرہ روڈ پر وہاں لوگ مال مویشی چمن کے لئے لے جاتے ہیں ان پر ایف سی والوں نے فائرنگ کی ایک بندہ وہاں پر زخمی ہوا دوسری بات جناب اسپیکر جو لوگ ڈیورنڈ لائن کراس کرتے ہیں واپسی پر آتے ہیں ان سے ایف سی والے تمام جتنا بھی ڈیزل ہوتا ہے ان گاڑیوں سے جو ہے نہ نکال لیا جاتا ہے ابھی آپ خود اندازہ لگائیے اور اس کے علاوہ وہاں چمن کا ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ہے DHQ ہسپتال ہے وہاں انہوں نے ڈاکٹروں کو نکال باہر کیا وہاں پر انہوں نے قبضہ کیا ہے وہاں پر کوئی ایف سی کا کوئی کیپٹن صاحب بیٹھا ہوا ہے اب ایک سول ہسپتال اور وہاں پر مقامی ڈاکٹرز کو بیدخل کرنا اور ہسپتال پر قبضہ کرنا یہ کہاں کا انصاف ہے۔ جناب اسپیکر۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکریہ نصراللہ زیرے صاحب۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** جی دوسرا ایک ایشو تھا جناب اسپیکر اس حوالے سے منسٹر صاحب comments کریں گے دوسرا ایک ایشو تھا 21 اپریل کو وہاں پشین میں میں نے توجہ دلاؤ نوٹس لایا تھا۔ سید نصراللہ آغا کو heart attack ہوا تھا اس کو ہسپتال لایا۔ پشین کے ہسپتال۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** وہ معاملہ ختم ہو گیا اس کے خلاف۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** کوئی سہولت نہیں تھی۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** اس کے خلاف محکمہ نے کاروائی کردی۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** وہاں آپریشن تھیٹر میں کوئی چیز ہے ہی نہیں یہ کس طرح ہیلتھ کی سہولیات ہیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** زیرے صاحب! اس کے خلاف محکمہ نے کاروائی کردی ہے جو بندہ تھا اس کو فارغ کردیا۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** ایک CMO کو suspend کیا ہے بس یہ کاروائی ہے آپ نے کہا تھا کہ یہاں پر ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ پوری تفصیل لائے گی آج تک وہ تفصیل نہیں آئی کہ ہیلتھ کی سہولیات پشین کے ہسپتال میں کیوں نہیں ہیں وہاں پر anaesthesia کا ڈاکٹر نہیں ہے وہاں پر باقی ڈاکٹر نہیں ہیں تو یہ سہولیات جب نہیں ہیں سید نصراللہ آغا کو وہاں پر دل کا دورہ پڑا وہ کوئٹہ آتے آتے فوت ہو گیا۔ تو میں سمجھتا ہوں آپ حکومت کو کہہ دیں کہ اس بارے میں ہیلتھ کے حوالے سے ہمیں بات بتائیں اور چمن کے حوالے سے جو میں نے صورتحال آپ کے سامنے رکھی میں آپ کی حکومت کو warn کرتا ہوں کہ یہ جو آپ کر رہے ہو یہ چمن میں ایسی صورتحال پیدا ہوگی کہ پھر آپ کے control میں نہیں ہوگی۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکریہ نصراللہ خان زیرے صاحب جی مبین خان کس حوالے سے بات کرنا چاہیں گے۔

**جناب محمد مبین خان خلجی:** کل پرائم منسٹر صاحب آئے تھے اس حوالے سے دو منٹ بات کرنا چاہوں گا ہمارے پرائم منسٹر صاحب کل کوئٹہ آئے تھے ظاہر ہے انہوں نے کچھ روڈ کے افتتاح بھی کیئے جس میں ہمارا کوئٹہ کا بھی روڈ ہے۔ ویسٹرن بائی پاس اور زیارت والا بھی ڈبل ہو رہا ہے اور اسی طرح ڈیرہ مراد جمالی کا ہے ہاں کوئٹہ ٹو کراچی انشاءاللہ دسمبر جنوری میں جو ہے جو خان صاحب نے وعدہ کیا ہے انشاءاللہ اس کا جو کام ہے وہ شروع ہو جائے گا اور یہ اس میں ہمارے چیف منسٹر صاحب جو تھے ان کی سب سے بڑی خواہش تھی کہ یہ کوئٹہ کراچی روٹ بھی شامل ہوا نہوں نے اس کے پر باقاعدہ خان صاحب سے بات کی۔ کل انہوں نے اپنی speech میں کہا کہ انشاءاللہ یہ روڈ ڈبل ہوگا اور دوسرا میں بتانا چاہتا ہوں کہ جو بلوچستان کے اندر جس طریقے سے خان صاحب نے فنڈ دیئے ہیں کل بھی انھوں نے speech میں بتایا میرا یہ خیال تھا ان کو appreciate کیا جائے گا کیوں کہ بلوچستان کے روڈز جو ہیں سب کے ہیں یہ نہ صرف اپوزیشن کے ہیں اور صرف نہ عوام کے ہیں یہ سب کے ہوتے ہیں اس میں جو بھی ترقی کرے گا اس کو آپ کو appreciate کرنا چاہیے جیسے جو پرانی گورنمنٹ گزری ہیں جو مذہب پرستی پیٹ پرستی قوم پرستی ان کے tenure میں جو ہے گیارہ سو میٹر جو ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** کھیتران صاحب آپ اسمبلی میں بیٹھے ہوئے ہیں۔

**جناب محمد مبین خان خلجی:** ہماری گورنمنٹ میں پینتیس سو کلومیٹر روڈ بنی ہے یہ ڈھائی سال میں اور انشاءاللہ

اگر اللہ نے چاہا کراچی روڈ کے علاوہ بھی start ہوگا ایسی بات نہیں ہے کہ خان صاحب نے توجہ نہیں دی اور ہیلتھ کے حوالے سے بات کی ہے انشاء اللہ ہماری کیبنٹ نے وہ proof کر دیا ہے۔ہیلتھ کارڈ انشاء اللہ بلوچستان کے ہر خاندان کو اس ہیلتھ کارڈ پر لاکھ روپے ملیں گے اور پورے پاکستان کے اندر وہ علاج کرا سکے گا۔ بہت شکریہ۔خان صاحب کا شکریہ اور اپنے چیف منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** اب میں گورنر کا حکم نامہ پڑھ کر سناتا ہوں۔

## ORDER

In exercise of the powers conferred on me by Article109(b) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973. I Justice (R) Amanullah Khan Yasinzai. Governor Balochistan hereby order that on conclusion of business, the session of the Provincial Assembly of Balochistan shall stand prorogued on Thursday, the 29th April 2021.

اب اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 04 بجکر 26 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆